REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵　　شمارہ ۴۲، ۴۳

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۔۔ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۱، ۱۸ صفر ۱۴۰۷ ھ　　۱۶، ۲۳ اخاء ۱۳۶۵ ہش　　۱۶، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں بھی کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

قادیان میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

● ۳۱ مجالس کے نمائندگان کی شمولیت ● دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے ● علماء و بزرگانِ کرام کی پُرمغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ:- مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مرکزِ احمدیت قادیان میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دو روزہ ساتواں سالانہ اجتماع ۸-۹ اکتوبر کی تاریخوں میں نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں قادیان کے انصار کے علاوہ بھارت کے طول و عرض سے اکتیس ۳۱ مجالس کے ترتالیس ۴۳ نمائندگان نے شرکت کی اور دونوں روز دعاؤں۔ ذکرِ الٰہی۔ علمی مجالس اور علمی و ورزشی مقابلوں میں مشغول رہے۔ چونکہ انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع کے معاً بعد خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے بھی مرکزی سالانہ اجتماع منعقد ہونے والے تھے اس لئے مورخہ ۷ اکتوبر سے ہی نمائندگان کی آمد نے جلسہ سالانہ جیسا سماں پیدا کر دیا تھا۔

اجتماع کے اُمور کی بہتر رنگ میں سرانجام دہی اور انتظامات کے لئے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے درج ذیل اراکین پر مشتمل ایک اجتماع کمیٹی کی تشکیل فرمائی تھی:-

۱۔ محترم چودھری محمود احمد صاحب عارف
۲۔ خاکسار محمد کریم الدین شاہد۔
۳۔ محترم مولوی جلال الدین صاحب نیر۔
۴۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر۔
۵۔ محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور۔
۶۔ محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش۔

اراکین اجتماع کمیٹی نے اپنے متعدد اجلاسوں میں جملہ انتظامات کا جائزہ لے کر باقاعدہ ڈیوٹی شیٹ مرتب کی اور کام کی سہولت کے لئے تقسیم کار عمل میں آیا جس کے تحت مندرجہ ذیل شعبے قائم کئے گئے تھے:-

شعبۂ استقبال۔ تیاری اجتماع گاہ۔ لاؤڈ سپیکر۔ پہرہ لوائے مجلس انصار اللہ۔ علمی مقابلہ جات۔ ورزشی مقابلہ جات۔ تیاریٔ طعام۔ تواضع۔ جہمان نوازی۔ نظم و ضبط۔ تقسیم انعامات۔ رپورٹنگ۔ طبی امداد۔ اور صفائی و آب رسانی۔

اور بفضلہ تعالیٰ جملہ انصار نے اپنے اپنے مفوضہ فرائض نہایت تندہی سے باحسن طریق سرانجام دیئے۔ اور اجتماع کے سب پروگراموں کو کامیاب بنایا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اجتماع گاہ کی تزئین کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم و منثور کلام اور مختلف اسلامی نعروں پر مشتمل خوبصورت بینرز تیار کروائے گئے۔ نیز "سالانہ اجتماع مبارک ہو" پر مشتمل خوبصورت بیجز تیار کروائے گئے جو اجتماع کے دونوں دن ہر ناصر کے سینہ پر آویزاں رہا۔ اسی طرح ڈیوٹی کے بیجز بھی تیار کروائے گئے تھے جس کے لئے محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور شکریہ کے مستحق ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

اسی طرح اجتماع کے دونوں دنوں کی کارروائی کی ویڈیو کیسٹ تیار کرنے میں مقامی فوٹوگرافر کے ساتھ مکرم نعیم احمد صاحب حافظ آبادی اور مکرم منور احمد صاحب ٹی وی میکانک نے اپنا پورا وقت نہایت محنت اور تندہی کے ساتھ صرف کیا۔ فجزاہما اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس ویڈیو کیسٹ کی رعایتی قیمت مبلغ ایک سو پچاس روپے (Rs. 150/-) مقرر کی گئی ہے۔ جو مجالس اور افراد منگوانا چاہیں وہ اپنے آرڈر دفتر انصار اللہ مرکزیہ قادیان کو بھجوائیں۔

حسب پروگرام مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع مورخہ ۸ اکتوبر کو نمازِ تہجد سے شروع ہوا۔ جس کے لئے رات چار بجے خدام اور اطفال نے درود شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھتے ہوئے تمام احباب کو جگایا۔ اور مسجد مبارک میں جملہ انصار نے محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل زعیم اعلیٰ قادیان کی اقتداء میں نمازِ تہجد ادا کی۔ بعد نمازِ فجر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے قرآن مجید کا درس دیا۔ پھر تمام انصار نے مسجد مبارک ہی میں بیٹھ کر اجتماعی طور پر تلاوتِ قرآن مجید کی۔ بعد ازاں سب انصار بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے جہاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مزارِ مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا کروائی۔ اور پھر ٹھیک آٹھ بجے سب انصار نے اجتماعی طور پر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ناشتہ کیا۔ اور مدرسہ احمدیہ کے صحن میں بنے خوبصورت پنڈال میں جمع ہونے شروع ہوئے۔ (آگے مسلسل صہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ناشر صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

پہلے دِن کا افتتاحی اجلاس

اجتماعی ناشتہ کے معًا بعد پہلے دِن کا افتتاحی اجلاس محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت محترم حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہُوا ۔ پھر اِس اجلاس کے مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے پرچم کشائی کی رسم سرانجام دی ۔ جس کے دوران تمام انصار اور حاضرین احتراماً کھڑے ہو کر ربّنا تقبّل مِنّا انّک انت السمیع العلیم کی دُعا کا وِرد کرتے رہے ۔ لوائے انصار اللہ کے لہرانے کے ساتھ ہی قادیان کی فضا اسلامی نعروں سے گونج اُٹھی ۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؏

"تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت
اُٹھائیں گے ہم"

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا ۔

پیغام حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ

چونکہ سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام موصول نہ ہو سکا تھا اِس لئے نظم خوانی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام جو حضور انور نے احبابِ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو اُن کی تعلیمی ، تربیتی ، تبلیغی اور مالی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ارسال فرمایا تھا ، اس کی افادیت ، اہمیت اور مستقل نوعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے پڑھ کر سُنایا اور اس کی متعدد کاپیاں احباب میں تقسیم کی گئیں ۔

اِجلاس کی بقیہ کارروائی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مذکورہ پیغام سُنائے جانے کے بعد مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے دفتر مرکزیہ کی سالانہ کارگزاری پر مشتمل تفصیلی رپورٹ پڑھ کر سُنائی ۔ جس کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے ناظر اعلیٰ قادیان نے افتتاحی خطاب فرمایا ۔ آپ نے اُمتِ محمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا پس منظر ۔ جماعت کو درپیش موجودہ مصائب و ابتلاء کا خطرناک دَور ، حضور انور کی تحریک داعی اِلی اللہ اور سلسلہ احمدیہ کے بعض مبلّغین کی تبلیغی جہاد میں بے مثال قربانیوں پر مشتمل پر حاصل روشنی ڈالتے ہوئے احبابِ جماعت کو وقفِ ایام کرنے اور تعلیم و تربیت اور تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے جذبۂ قربانی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور پھر اجتماعی دُعا کروائی ۔

تقریری پروگرام

اجتماعی دُعا کے بعد تقریری پروگرام کا آغاز ہُوا ۔

سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے سیرتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے پہلو توکّل علی اللہ کے عنوان پر ایک بصیرت افروز اور پُرمغز خطاب فرمایا اور احبابِ جماعت کو حضور اکرم صلعم کا اُسوۂ حسنہ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی کہ اسی میں ہماری کامیابی کا راز ہے ۔

دوسری تقریر محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر ہفت روزہ بدر قادیان نے "حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تنظیمی کارنامے" کے عنوان پر کی ۔ آپ نے مسلمانوں کی موجودہ حالت اور استحکام خلافتِ احمدیہ ۔ اندرونی و بیرونی فتنوں کا اُولو العزمی سے مقابلہ اور اُن کا استیصال ۔ جماعت کی شیرازہ بندی ۔ مجلس شوریٰ ، محکمۂ قضاء ۔ اور ذیلی تنظیموں کا قیام اور اُن کی برکات کا تفصیل سے ذکر کیا ۔

بعد ازاں عزیز مکرم سفیر احمد صاحب شمیم متعلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؏

تعریف کے قابل ہیں یارب ترے دیوانے

خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا ۔

تیسری تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم سابق صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے "انصار اللہ اور تربیتِ اولاد" کے عنوان پر کی ۔ اس ضمن میں آپ نے خاص طور پر چار باتیں بیان کیں کہ اولاد کی تربیت کے لئے اُنہیں دینی تعلیم میں سب سے آگے بڑھانا اور راسخ العقیدہ بنانا ۔ دینی تعلیم کے ساتھ اُن کے عملی کردار کو سنوارنا ہے ۔ نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت کا احترام پیدا کرنا ۔ اور اُن کے لئے خصوصی دُعائیں کرنا ہے ۔

اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر نائب صدر دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیرِ عنوان "نماز با جماعت کی اہمیت و برکت" ہوئی ۔ آپ نے قرآن مجید ۔ احادیثِ نبویہ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں اس موضوع کی نہایت مؤثر رنگ میں وضاحت کی ۔

بعدہٗ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ آندھرا پردیش نے قرآن مجید کی اعلیٰ برکات و تاثیرات ، آنحضرت صلعم کے رحمۃ للعالمین ہونے اور اُمتِ محمدیہ کے خیر امت ہونے اور مسلمانوں کے بگڑنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض پر نہایت جامع رنگ میں روشنی ڈالی ۔

اِس آخری تقریر کے بعد اجلاس دوم کا پروگرام سُنایا گیا اور پھر تیاری نمازِ ظہر و عصر اور وقفۂ طعام کے لئے قریباً بارہ بجے اجلاس برخاست ہُوا ۔

پہلا دن ۔ دُوسرا اجلاس

پہلے دن کا دُوسرا اجلاس کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک پونے تین بجے محترم چودھری عبد القدیر صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ کی زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہُوا ۔ مکرم نذیر احمد صاحب خادم درویش نے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؏

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا ۔

اِس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "انصار اللہ اور دعوت اِلی اللہ" کے موضوع پر فرمائی ۔ آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات سے تبلیغ کے مؤثر طریق بیان کئے اور آنحضرت صلعم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اُسوۂ حسنہ کو اس ضمن میں پیش کیا اور بتایا کہ تبلیغ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے پاس حق و صداقت ہو اور اس کے عمل و کردار میں کشش ہو ۔

دوسرے نمبر پر محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے سیرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کے موضوع پر دلچسپ اور ایمان افروز تقریر کی ۔

بعدہٗ عزیز ناصر علی صاحب عثمان نے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم ؏

دُشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دِل برمانے دو

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا ۔

تیسری تقریر محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے "جماعتِ احمدیہ صبر و استقامت کے میدان میں" کے زیرِ عنوان تقریر کرتے ہُوئے جماعتِ احمدیہ پر مختلف اَدوار میں آنے والے ابتلاؤں کا ذکر کر کے جماعتِ احمدیہ کی ثابت قدمی اور کامیابی کا ثبوت پیش کیا ۔

چوتھی تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ نے زیرِ عنوان "نظامِ خلافت کی برکات" ایک بصیرت افروز تقریر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوّت کا قیام اور عام مسلمانوں کی اس سے محرومی اور احمدیوں کی کامیابی کا نہایت ایمان افروز تجزیہ فرمایا ۔

اِس کے بعد مکرم شمس الدین صاحب آف سورو نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی ۔

نظم کے بعد مکرم ممتاز احمد صاحب آف دیرکہ نے اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات دلچسپ رنگ میں بیان کرتے ہوئے اُن برکات کا ذکر کیا جو احمدیت کے نتیجہ میں اُنہیں حاصل ہوئیں ۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

ایک عام مُشاہدہ

{ جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں ایک غیر از جماعت دوست
جناب ابو الاسرار رمزی اِٹاوی (ایم ۔ اے) جودھپور کے منظوم تاثرات }

مُلّا کی رسائی ہے محدُود مزاروں تک ۔ یہ احمدی پہونچے ہیں دُنیا کے کناروں تک
ہر خطۂ عالم پر قائم ہیں مشن اِن کے ۔ تبلیغ و اشاعت کے جاری ہیں چلن اِن کے
چھوٹی سی جماعت نے یہ فیض دِکھایا ہے ۔ افریقہ و یورپ کو اسلام سکھایا ہے
قرآن کے دلائل سے توڑا ہے صلیبوں کو ۔ توحید کی شے دی ہے بیمار مسیحوں کو
اسلامی ممالک بھی قرآن سے غافل ہیں ۔ جو عام مُسلماں ہیں وہ محوِ نوافل ہیں
ہے شرک کی لعنت تو بے خوف و خطر جاری ۔ یہ قتل و زنا سے بھی بدتر ہے گنہگاری
برکت کے لئے قرآں رکھتے ہیں مکانوں میں ۔ یہ ترجمے کرتے ہیں دُنیا کی زبانوں میں
محتاج غریبوں پر یہ خرچ بھی کرتے ہیں ۔ سائنس کی دُنیا میں ریسرچ بھی کرتے ہیں
خیراتی شفاخانے ، کالج بھی بناتے ہیں ۔ مُلکوں میں مساجد بھی تعمیر کراتے ہیں
ان کُفر کے فتووں سے ذی فہم بھی حیراں ہیں ۔ پبلک بھی حکومت بھی دونوں ہی پریشاں ہیں
کافر اُسے کہتے ہیں جو سرکش و باغی ہو ۔ توحید کا دُشمن ہو جو شرک سے راضی ہو
تکفیر کے پردے میں تفریق کی کوشش ہے ۔ اغیار کی جانب سے اک عالمی سازش ہے
جو پاک کی سرحد میں کافر ہیں پریشاں ہیں ۔ وہ دُوسرے مُلکوں میں بے داغ مُسلماں ہیں
کب دیں میں جائز ہے اِکراہ و زبردستی؟ ۔ اسلام نے رکھی ہے آزادیٔ حق پرستی

مانا کہ نمازی ہے تو حاکم و غازی ہے
اِنسان کا شیوہ تو انسان نوازی ہے

(۲۹ ستمبر ۱۹۸۶ء)

جماعت احمدیہ ہر ابتلاء سے اور زیادہ مستحکم اور طول قامت ہو کر نکلے گی - !!

مردان میں علماء کے ظالمانہ رویہ اور اسلم قریشی کے مبینہ اغوا کیس کے متعلق حکومت پاکستان کا نیا منصوبہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ - فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۸۶ء بمقام مسجد نور اوسلو، ناروے

حکومت پاکستان کے جماعت احمدیہ کے خلاف اوچھے ہتھیار

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

پاکستان میں جوں جوں سیاسی عدم استحکام بڑھتا جا رہا ہے اور عوام الناس میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے اس عدم استحکام اور بے چینی کی جھلک حکومت کی حرکتوں میں نمایاں ہوتی چلی جا رہی ہے۔ موجودہ حکومت سخت ہراساں ہے اور خوفزدہ ہے اور اپنے بچاؤ کے لئے ہر ایسی حرکت کرنے کے لئے تیار ہے جو تمام دنیوی و سیاسی اصولوں سے خواہ کس حد تک گری ہوئی کیوں نہ ہو اور انسانی و اخلاقی اقدار سے خواہ کس حد تک کیوں نہ گری ہوئی ہو۔ اگرچہ مذہب کا نام بہت استعمال ہو رہا ہے، لیکن اس حکومت کی اداؤں میں ہر چیز ہے صرف ایک مذہب نہیں۔ کیونکہ مذہب کی بنیاد تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور خدا کے خوف پر ہوا کرتی ہے۔ خواہ مذہب کسی شکل کا بھی ہو، دنیا کے کسی خطے سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ اس کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور خدا سے تعلق اور خدا کی ناراضگی کا خوف یا خدا سے تعلق کی تمنا اور خدا سے ناراضگی کا خوف، یہ دو قوتیں ہیں جو ہر مذہب کے رگ و پے میں دوڑتی ہیں۔ اس نقطہ نگاہ سے موجودہ حکومت کے سابقہ کردار کو آپ لے لیں یا موجودہ حرکتوں کو دیکھ لیں۔ ان میں ہر دوسری چیز تو پائی جائے گی لیکن مذہب کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی استحکام کے بڑھنے کے نتیجہ میں اور عدم تحفظ کا احساس بڑھنے کے نتیجے میں یہ دن بدن جماعت احمدیہ کی طرف عوام کی توجہ مبذول کرانے کی خاطر اوچھے سے اوچھے ہتھیار استعمال کرتے چلے جا رہے ہیں۔

مردان میں نام نہاد علماء کا ظالمانہ رویہ

فرمایا، مردان کے واقعہ کے عقب میں اور بہت سی اطلاعیں ملی ہیں کہ بڑی شدت اور بے قراری کے ساتھ حکومت یہ چاہتی ہے کہ صرف مردان میں ہی یہ معاملہ آگے نہ بڑھے بلکہ اور دوسری جگہوں پر بھی یہ بات پھیل جائے۔ اور عوام الناس کی توجہ خصوصاً صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب میں جماعت احمدیہ کی طرف منتقل ہو جائے۔ اور اس کے نتیجے میں سیاسی بیقراری اور بے چینی کا رخ جماعت احمدیہ کی طرف پھیر دیا جائے۔ آخری اطلاعات کے مطابق مردان میں مبینہ علماء نے یہ اعلان کیا ہے کہ اب ہم گھر گھر جا کر ہر احمدی کو یہ نوٹس دیں گے کہ یا تو وہ اپنے دین سے مرتد ہو جائیں اور جس کو ہم مذہب سمجھتے ہیں اس میں داخل ہو جائیں۔ ورنہ پھر انہیں مردان میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور اس کام کے لئے باقاعدہ ایک PROFORMA بنا کر اس پر دستخط کروانے کی مہم کا اعلان ہوا ہے۔

اسلم قریشی کیس کے متعلق نئی موشگافی

فرمایا، اسی طرح کی اور کمینی حرکتیں دوسری جگہ بھی کچھ سوچی جا رہی ہیں اور کچھ منظر عام پر آ گئی ہیں۔ ان حرکتوں میں سے جو بعض گہری سازشوں کا نتیجہ ہیں ایک یہ ہے کہ سیالکوٹ میں اسی جگہ جہاں سے مبینہ مولوی اسلم قریشی غائب ہوا تھا، کے دو غیر احمدی مقامی لوگوں کو وعدہ معاف گواہ بنانے کی سکیم کی اطلاع ملی ہے۔ منصوبہ یہ ہے کہ ان دو آدمیوں کو وعدہ معاف گواہ بنایا جائے۔ اور ہماری جماعت کے معزز دوست مکرم مشتاق صاحب اور چوہدری اعظم صاحب جو سابقہ ایم۔ پی۔ اے رہے ہیں ان دونوں کو قتل میں ملوث کیا جائے۔ اور وعدہ معاف گواہ یہ کہہ دیں کہ ان دونوں نے ہمیں کہا تھا کہ تم اسے قتل کر دو۔ اور یہ مسئلہ کہ اگر کوئی مرا ہی نہیں تو اس کی لاش کہاں سے مہیا کی جائے گی یہ مسئلہ پاکستانی پولیس کے لئے حل کرنا کوئی مشکل نہیں۔ کسی گڑے مردے کو اکھاڑا جا سکتا ہے۔ اور

جب حکومت کے اعلیٰ ترین نمائندوں کی طرف سے سازشیں کی جا رہی ہوں تو ایسی صورت میں پولیس یہ سمجھتی ہے کہ اسے ایسی حرکتوں کا کوئی خمیازہ نہیں بھگتنا پڑے گا۔ علاوہ ازیں اور بھی ایسی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ حکومت ہر اوچھا ہتھیار استعمال کر کے جماعت احمدیہ کو ظلم کا نشانہ بنانا چاہتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے اندرونی استحکام کا ضامن خدا تعالیٰ ہے

فرمایا، جہاں تک جماعت احمدیہ کے بقا کا تعلق ہے اور جماعت احمدیہ کے اندرونی استحکام کا تعلق ہے یہ بات تو اسی طرح شک سے بالا ہے جس طرح اس وقت ہم سورج کو آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے استحکام کو خواہ موجودہ حکومت ہو یا دنیا کی کوئی حکومت ہو، ہرگز متزلزل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کے استحکام کی ضمانت خود خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور اسی کا بنایا ہوا کارخانہ ہے۔ پس اس کی بنیادیں تو مستحکم ہیں۔ جہاں تک انفرادی طور پر چند احمدیوں کو مزید اذیت دینے کا تعلق ہے یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے کہ مذہبی جماعتوں میں سے بعض افراد کو قربانی دینی پڑتی ہے۔ اور پہلے بھی جماعت احمدیہ بڑے حوصلے کے ساتھ اور سربلندی کے ساتھ اور کامل وفا کے ساتھ یہ قربانیاں دے رہی ہے اور آئندہ بھی خدا کی تقدیر میں جہاں تک لکھا گیا ہے یہ قربانیاں جماعت دیتی چلی جائے گی۔ لیکن جہاں تک ان ذرائع سے موجودہ حکومت کے استحکام حاصل کرنے کا تعلق ہے تو یہ استحکام حاصل نہیں ہو سکتا۔ کبھی دنیا میں ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ سچوں کی جماعت کو جھوٹے لوگ ظلم کا نشانہ بنا کر، ان کے خون چوس کر پنپ سکے ہوں۔ یہ واقعہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ چند دن اور ظلم کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن اس سے بہت زیادہ بڑھ کر خود ظلموں کا نشانہ بننے والے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ غاصبوں اور ظالموں پر ان سے بڑھ کر غاصب اور ظالم مسلط کر دیا کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ بعض دفعہ سزا دینے کی خاطر فرشتوں کو مسلط کرتا ہے اور کبھی نیک لوگوں کو اور بعض دفعہ بدوں کو مسلط کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان کے اوپر کس قسم کے لوگ مسلط کئے جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ اس ملک کو بچانا چاہتا ہے اور ہماری دعائیں سن لے اور اس ملک کی تقدیر بہتر رنگ میں بدل دے تو پھر بعید نہیں کہ بہتر اور منصف لوگ ان پر مسلط ہوں۔ اور ایک ایک کر کے ان کی بدکرداری کی ان کو سزا دیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ اس ملک سے ناراض ہو چکا ہے اور اس کی تقدیر کچھ اور فیصلہ کر چکی ہے تو ہو سکتا ہے کہ ان سے بڑھ کر آمر، ان سے بڑھ کر غاصب، بد دیانت، ظالم اور سفاک لوگ مسلط کر دیئے جائیں۔ اگرچہ بظاہر ممکن نظر نہیں آتا کہ ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر جو فیصلہ چاہے وہ ہو کے رہتا ہے۔ ممکن ہے ایسے لوگ ان پر مسلط ہو جائیں جو بنی نوع انسان پر ان سے کم رحم کرنے والے ہوں۔ اور ان سے زیادہ سفاک اور ظالم ہوں۔ اور پھر ان کے جرموں کا بھی ان کو سزا دیں۔ اور جو جرم انہوں نے نہیں کئے ان کی بھی ان کو سزا دیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ منتقم ہے۔ اور منتقم میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ عام جرم سے بڑھ کر سزا دیتا اور اس میں شدت پیدا کرتا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی تقدیر بعض اوقات برابر کا سلوک کرتی ہے وہاں بعض دفعہ جب خدا تعالیٰ کی غیرت کو زیادہ کچھ کے دیئے جائیں تو وہ منتقم بن کر بھی اپنی کائنات کو بعض لوگوں کو سزا دینے کے لئے مقرر فرما دیتا ہے۔ اور کائنات کی ساری قوتیں پھر اس جہت میں کام کرتی ہیں۔ صرف انسانی قوتیں ہی نہیں بلکہ قانون قدرت بھی ہر سمت سے ایسی قوم کو گھیرتا ہے۔ اور ہر طرح سے اس کو سزا دیتا ہے۔

ہر ابتلاء سے جماعت احمدیہ اور زیادہ مستحکم ہو کر نکلے گی

فرمایا: جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، مَیں یقین دلاتا ہوں کہ بعض تکلیفوں کے دن اور صبر کا امتحان لمبا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ہر تکلیف کے لمبے دن سے بھی جماعت احمدیہ اور زیادہ طول قامت ہو کے نکلے گی۔ اور ہر مصیبت اور ابتلاء کے وقت سے جماعت احمدیہ زیادہ مستحکم ہو کے نکلے گی۔

یہ وہ تقدیر ہے جسے دُنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ کل بھی آپ نے یہی دیکھا ہے اور پرسوں بھی یہی دیکھا تھا۔ آج بھی یہ دیکھ رہے ہیں اور کل اس سے بڑھ کر یہ بات دیکھیں گے۔ اور مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو ظالم ہیں وہ سزا کے بغیر نہیں رہیں گے۔ اس لئے جو احتجاج دُنیا میں پہنچتے ہیں مختلف ملکوں سے یا مختلف کوششیں جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے اُن پر بناء نہ رکھیں یہ محض اِس لئے کیا جاتا ہے کہ امتثال امر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ دُنیاوی کوششیں کرو۔ ہمارا احتجاج تو اُسی وقت پہنچ جاتا ہے جب اپنے پیارے بھائیوں کے لئے ہمارے دِل سے ایک ٹیس اُٹھتی ہے۔ اور خُدا کو دِل کا درد پُکارتا ہے۔ وہی ہمارا احتجاج ہے۔ اور وہی ہماری سب سے بڑی کارروائی ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کو دُعاؤں کی تحریک

خطبہ کے آخر میں حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے دُعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے نہایت رُندھی ہوئی اور بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا کہ

دِلی درد کے ساتھ اپنے معصوم اور پیارے بھائیوں کے لئے دُعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اُن کے آگے سے بھی حفاظت کریں اور اُن کے پیچھے سے بھی حفاظت کریں۔ اُن کے دائیں سے بھی حفاظت کریں اور اُن کے بائیں سے بھی حفاظت کریں۔ اُن کے اُوپر سے بھی حفاظت کریں اور اُن کے نیچے سے بھی حفاظت کریں۔ اور اُن پر بکثرت نازل ہوں۔ اور اُن کو تسلیاں دیں کہ ہم اِس دُنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے۔

(بہ شکریہ ہفت روزہ النصر لندن مجریہ ۳؍اکتوبر ۱۹۸۶ء)

دُعائے مغفرت

افسوس! میرے والد مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی ولد مکرم سید سیف اللہ شاہ صاحب سیفی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف ربیع بہاڑہ کشمیر کو ۸۶/۸/۱۴ کی صبح ایک حادثہ میں بائیں ہاتھ اور دائیں کان پر معمولی چوٹیں آئیں۔ انہیں بروقت صورہ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ سرینگر پہنچایا گیا۔ لیکن بوجہ جسمانی کمزوری اور معمر ہونے کے آپ اس حادثہ کو برداشت نہ کر سکے۔ اور اُسی روز شام قریب چار بجے سرینگر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم کا تابوت مورخہ ۸۶/۸/۱۵ کی رات کو قادیان پہنچایا گیا۔ اور ۸۶/۸/۱۶ بعد نماز عصر پونے پانچ بجے احاطہ لنگرخانہ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بعدہٗ تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ہم سب لواحقین کو صبر جمیل کی اور آپ کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر سید بشارت سیفی۔ ربیع بہاڑہ۔ کشمیر۔ نزیل قادیان۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجالس علم و عرفان

مرتبہ:۔ مکرمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

مجلس عرفان منعقدہ ۲؍مئی ۱۹۸۶ء

مسجد فضل لندن میں منعقدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجالس علم و عرفان میں سے چند سوالوں کے انگریزی جوابات کا اُردو خلاصہ ہفت روزہ "النصر" لندن کے حوالہ سے قبل ازیں ھدیہ قارئین کیا جا چکا ہے۔ اسی تسلسل میں ایک سوال کا جواب جو بوجہ عدم گنجائش پہلے نقل نہیں کیا جا سکا درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

س:۔ سُورۃ فجر کی آیت وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ کا کیا مفہوم ہے؟

ج:۔ فرمایا، اِس آیت کا ترجمہ مختلف طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ اور جس طریقے سے بھی ترجمہ کیا جائے گا درست ہو گا۔ اگر ایک رات سے ہم مشکلات کا ایک سال مُراد لیں تو مجموعی طور پر ۱۳ راتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیالِ عشر: ۱۰ راتیں۔ الشفع: ۲ اور الوتر: ۱ اور اس طرح یہ سب مِل کر مشکلات کے وہ ۱۳ سال بنتے ہیں جو آنحضرتؐ نے مکہ میں ہجرت سے پہلے گزارے۔ ان شدید مشکلات کے زمانے کو رات سے تشبیہہ دینا قرآن کریم کے بیان کی خوبصورتی ہے۔ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ میں بتایا گیا ہے کہ جب آخری رات صبح کی جانب رینگتی ہوئی ختم ہو جائے گی تو اس وقت مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت ہو گی۔ اور اس کے بعد تیزی سے اسلام پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ یہ سُورۃ مکی ہے جو ہجرت سے بہت پہلے نازل ہوئی۔ لہٰذا یہ ایک الہامی پیشگوئی تھی۔ اگر اس پیشگوئی کو ایک اَور زاویہ سے دیکھا جائے تو مطلب بالکل دوسرا ہو جائے گا۔ اگر ایک رات سے مُراد ایک سَو سال لئے جائیں تو چونکہ دس کے ہندسے کے ساتھ رات کا ذکر ہے اس لئے اس سے تاریکی کے ایک ہزار سال مراد لئے جا سکتے ہیں۔ دو اور ایک کے الفاظ کے ساتھ رات کا ذکر نہیں بلکہ صرف عدد بتایا گیا ہے۔ وَالشَّفْعِ کا مطلب جُفت اور اَلْوَتْرِ کا مطلب ہے طاق۔ اِس لئے بہت ممکن ہے کہ یہ تینوں راتیں نہ ہوں۔ اِسی لئے حضرت مصلح موعودؓ نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد تین صدیاں روشنی کی ہوں گی جیسا کہ آنحضرتؐ نے خود بھی بیان فرمایا ہے کہ سب سے بہترین صدی میری صدی ہے۔ اس سے کم تر اگلی صدی ہو گی اور اس سے کم تر اس سے اگلی صدی ہو گی۔ اور اس کے بعد دس صدیوں کی ایک لمبی رات شروع ہو جائے گی جو مکمل اندھیرے کا زمانہ ہو گا۔ اس اندھیرے کے زمانے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت مسیح کا پیغام بن کر طلوع ہو گی۔ اِسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی پیشگوئی ۱۳ صدیوں کے بعد مراد لی جائے گی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تفسیر کبیر میں اس کی شاندار تشریح فرمائی ہے۔

مجلس عرفان منعقدہ ۱۳؍جولائی ۱۹۸۶ء

س:۔ کیا ایک ہی مسجد میں ایک نماز ایک سے زیادہ مرتبہ باجماعت پڑھی جا سکتی ہے؟

ج:۔ فرمایا، مساجد چونکہ اتحاد کا SYMBOL ہوتی ہیں اس لئے ہر وہ بات جو اس بُنیادی اُصول کے خلاف ہو، اسلام میں منع ہے۔ ایک مسجد کے قُرب و جوار میں رہنے والوں کو بیک وقت ایک ہی نماز ایک ہی امام کے پیچھے ادا کرنے کا حکم ہے۔ بصورتِ دیگر مسجد کے قریب رہنے والے مسلمان مختلف گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ کوئی کسی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو ترجیح دیگا اور کوئی کسی امام کے پیچھے اور اس طرح اچھے بھلے منظم معاشرے میں تفرقہ بازی پیدا ہو جائے گی۔ اِسی وجہ سے مسلمانوں کی مساجد میں آئے دِن ایسے افسوسناک واقعات سُننے میں آتے ہیں کہ امامت پر

"جو شخص پنجگانہ نمازوں کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"
(کشتی نوح)
پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچررس۔ ۳۴ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:۔ 27-0441
گرام:۔ GLOBEXPORT

جب جھگڑا ہو گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسلام ایک منظم مذہب ہے لہٰذا یہ کسی قسم کی بدنظمی کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ حضور نے فرمایا: اسلامی نظم و نسق کا تقاضہ یہی ہے کہ اصولی طور پر ایک مسجد میں ایک نماز صرف ایک ہی دفعہ ایک امام کے پیچھے پڑھی جائے لیکن بعض اوقات خاص حالات میں جب کہ کسی بدنظمی کا احتمال نہ ہو تو ایک ہی مسجد میں دوبارہ نماز باجماعت پڑھی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر

(۱) اگر کوئی مسافر دورانِ سفر کسی مسجد کے قریب سے گزر رہا ہو تو منتظمین کی اجازت سے وہاں دوبارہ نماز باجماعت پڑھ لیں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲) ربوہ میں جب کوئی غیر از جماعت احباب ملاقات کے لئے آتے تھے اور وہ ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے اس لئے انہیں علیحدہ باجماعت نماز کی اجازت دی جاتی تھی اور وہ مسجد مبارک میں علیحدہ باجماعت نماز ادا کر لیتے تھے۔

(۳) بعض اوقات انصار یا خدام کی پارٹی کسی دینی کام کے لئے گئی ہوتی تھی اور اُن کے واپس آنے پر نماز باجماعت ہو چکی ہوتی تھی اس لئے انہیں بھی دوبارہ باجماعت نماز ادا کرنے کی اجازت تھی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کہیں جاتے تھے اور ان پر اعتراض نہیں آ سکتا ——— فرمایا کہ ان تمام صورتوں میں ایک شرط کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے اور وہ یہ کہ عام نماز باجماعت تو امام محراب کے اندر کھڑے ہو کر پڑھاتا ہے۔ لیکن بعد میں آنے والی پارٹی ایک کونے میں جا کر پڑھتی تھی تا کہ دیکھنے والوں کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ نماز اس مسجد کی اصلی باجماعت نماز ہے۔ خاص حالات میں نماز دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھ لینے کی حدیث سے بھی تصدیق ملتی ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلعم نماز باجماعت پڑھا کر اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مسافر آیا اور اپنی الگ نماز پڑھنے لگا۔ اس پر آنحضرتؐ نے اپنے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کے ساتھ نماز باجماعت پڑھ کر ثواب حاصل کرے گا چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کے ساتھ نماز باجماعت پڑھی۔ لہٰذا اس حدیث کے مطابق خاص حالات میں نماز باجماعت دوبارہ بھی پڑھی جا سکتی ہے کیونکہ وہ مسافر تھا اس لئے آنحضرتؐ نے اُسے نہ صرف اجازت ہی دی بلکہ اس کو ساتھی مہیا فرما کر اس کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

س۲ ۔ کیا نمازِ عید مسجد میں ایک سے زیادہ دفعہ ادا کی جا سکتی ہے؟

ج ۔ فرمایا۔ عید کی نماز اس طرح فرض نہیں جس طرح دوسری نمازیں فرض ہیں لہٰذا اگر کوئی شخص عید کی نماز میں شامل نہیں ہو سکا تو وہ دوبارہ نہیں پڑھ سکتا۔ اسی لئے عید کی نماز مسجدوں کی بجائے کھلی جگہ پر پڑھنے کا ارشاد ہے۔ ایک دفعہ جب عید کی نماز پڑھی گئی تو ختم ہو گئی اور قرآن و سنّت سے بھی یہی ثابت ہے اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو قرآن و سنت کے خلاف ایسا کر رہا ہے۔ احمدیت کی تاریخ میں کبھی بھی عید کی نماز دوبارہ نہیں پڑھی گئی۔ آنحضرتؐ کی سنت کی رُو سے بھی اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔

س۳ ۔ ماہِ رمضان میں دورانِ سفر روزہ نہ رکھنے کی اجازت کن حالات میں ہے؟

ج ۔ فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس مضمون کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیا ہے آپؑ کے بیانات اور روایات کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کی جو سہولت دی ہے اس کو قبول نہ کرنا بے ادبی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزے کو ہر حالت میں فرض کر سکتا تھا اور یہ الفاظ استعمال کر سکتا تھا کہ اگر تم سفر کی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکو تب تمہیں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن اگر رکھ سکو تو ضرور رکھو۔ لیکن اس کی بجائے قرآن کریم کے الفاظ یہ ہیں کہ جب تم سفر پر جاؤ تو روزہ نہ رکھو جب تک کہ سفر سے واپس نہ آ جاؤ۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کا نظریہ ہے کہ اگر جسمانی لحاظ سے ہم روزہ رکھنے کے قابل بھی ہوں تب بھی اس حکم کے ادب کی وجہ سے سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئیے۔

مجالسِ عرفان منعقدہ ۱۴ جولائی ۱۹۸۶ء

س۱ ۔ شیعہ اور سنّی مسلمانوں کے اختلافات کی حقیقت کیا ہے؟

ج ۔ فرمایا۔ میں پہلے بھی ان نظریات کی وضاحت کر چکا ہوں جو شیعہ اور سُنّی مسلمانوں میں وجہ اختلاف ہیں۔ لیکن یہ ایک لمبی بحث ہے جو گذشتہ تیرہ صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے اور دونوں اطراف اپنے اپنے نظریات کی تصدیق احادیث سے کرتے ہیں لہٰذا اس طرح اس کا فیصلہ کرنا بہت مشکل امر ہے لیکن مَیں ایک دوسرے طریقے سے بیان کروں گا کہ میرے نزدیک شیعہ مذہب کے نظریات کیوں درست نہیں:-

(۱) قرآن کریم کے مطابق آنحضرتؐ کا سب سے بڑا امتیاز دوسرے انبیاء کے مقابلہ پر یہ تھا کہ آپؐ کا فیضانِ نبوت بلا تفریق تمام دُنیا کے لئے ہے۔ آپؐ سے پہلے انبیاء خاص زمانے اور خاص علاقے تک کے لئے تھے اور ان کا فیضان صرف اپنے لوگوں کے لئے تھا۔ بانیٔ اسلامؐ ان تمام حدود کو ختم کرنے کے لئے آئے تھے اور آپؐ کا پیغام تمام دُنیا کے لئے تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں آپؐ کو رحمۃ للعالمین کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اسی طرح اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کے بیانات سے اسلام میں فیضانِ نبوت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا ایسا نظریہ جو ان حدود کو تنگ کرنے والا ہو اور قرآنی تعلیم کے خلاف ہو میرے لئے ناقابلِ قبول ہے۔ شیعہ فلاسفی نے آنحضرتؐ کے فیضانِ نبوت کا دائرہ صرف آپؐ کی اولاد تک محدود کر دیا ہے حتیٰ کہ آپؐ کے اپنے ابتدائی ساتھی بھی اس کے وارث نہیں ہو سکتے کیونکہ اہل تشیع کے نزدیک امامت ہمیشہ کے لئے آنحضرتؐ کی اولاد تک محدود ہو گئی ہے۔

(۲) ۔ قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ خونی رشتوں کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے مطابق اللہ تعالیٰ صرف تقویٰ کی پرواہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روحانی نعمتیں صرف تقویٰ کی بناء پر ہوں گی نہ کہ خونی رشتے کی وجہ سے۔ اس اُصول سے ہٹ کر جو نظریہ پیش کیا جائے گا، میرے نزدیک وہ قرآن کریم اور اسلام کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ کے بیٹے کے متعلق فرماتا ہے کہ چونکہ وہ اعمالِ صالحہ نہیں رکھتا اس لئے تمہارا بیٹا نہیں۔ اس کے برعکس حضرت سلمان فارسیؓ کو آنحضرتؐ نے اہلِ بیت میں شمار کیا ہے لہٰذا اہلِ بیت میں کون ہے یا کون نہیں، اس کا معیار بھی تقویٰ پر ہے۔

(۳) شیعہ فلاسفی کو قبول کرنا میرے نزدیک حضرت علیؓ کی توہین ہے کیونکہ تمام شیعہ جو متفقہ نظریات پر مشتمل ہیں، حضرت علیؓ کی امامت کے قائل ہیں جو اس وقت سے شروع ہوئی ہے جب آنحضرتؐ نے وفات پائی۔ اگر وہ خلیفہ بلا فصل تھے تو ان کو اپنی خلافت کا مطالبہ کرنا چاہئیے تھا۔ صرف حضرت ابوبکرؓ کی بیعت نہ کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا بلکہ ان کو اپنی بیعت لینی شروع کرنی چاہئیے تھی۔ کوئی شیعہ عالم اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ انہوں نے ایک آدمی سے بھی اپنی بیعت کا مطالبہ کیا ہو۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے وقت بھی ایسا نہ کیا حتیٰ کہ حضرت عثمانؓ کے بعد جب وہ خلیفہ چُنے گئے تب انہوں نے بیعت لی۔ حالانکہ حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ جو آپ کے صاحبزادے تھے، آپ کی تربیت کی وجہ سے خلافت کے مسئلہ پر کسی قسم کی مصالحت پر تیار نہ ہوئے تو حضرت علیؓ جو آنحضرتؐ کے بعد سب سے بہادر انسان تھے کس طرح اتنا عرصہ خاموش رہے اُن کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی کہ وہ بیعت نہ لیتے۔ تمام شیعہ سکالرز یہ ثابت کرنے سے قاصر ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک دفعہ بھی کسی ایک شخص سے بھی بیعت لی ہو۔ لیکن شیعہ سکالرز یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اس وقت بہت سختی ہوتی تھی لیکن مَیں ان سے پوچھتا ہوں کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
S. K. GHULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS
CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt. BALASORE (ORISSA) DEALERS

اُن کے بیٹوں نے تو اصول کی خاطر جان دیدی۔ کیا وہ خود اپنے بیٹوں سے بہادری اور شجاعت میں بڑھ کر نہیں تھے جن کے متعلق شیعہ صاحبان کا کہنا ہے کہ سر داد دست نہ داد یعنی سر دیدیا لیکن بیعت کے لئے ہاتھ نہ دیا۔ لہٰذا اگر حضرت علیؓ ہی پہلے خلیفہ تھے اور ان کو معلوم تھا کہ وہ ہی خلافت کے حقیقی وارث تھے تو اتنا عرصہ خاموش کس طرح رہے؟ کیا صرف اپنی جان بچانے کی خاطر۔ لہٰذا میں یہ بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں کیونکہ میرے نزدیک یہ حضرت علیؓ کی توہین ہے جن کی میرے دل میں بدرجہ اتم عزت ہے۔

س: کیا احمدی شیعہ فرقہ کے لوگوں کو مسلمان سمجھتے ہیں؟

(مہمان دوست کا دوسرا سوال)

ج: فرمایا۔ احمدیہ جماعت کے مطابق وہ تمام لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مسلمان کہلانے کا حق رکھتے ہیں خواہ کوئی اُن کو سچا مسلمان سمجھے یا نہ سمجھے۔ یہ اور بات ہے کہ تم ان کو اسلام میں بعض باتوں کے کفر کے مرتکب سمجھتے ہو۔ لیکن کسی کو یہ حق نہیں کہ کسی کو اسلام کے دائرہ سے خارج کر دے۔ ہمارا نظریہ تو یہ ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے اور اسلام کے پانچ بنیادی ارکان پر ایمان رکھے تو اس کا حق ہے کہ وہ مسلمان کہلائے احمدیوں کے لٹریچر میں جہاں کہیں بھی دوسرے مسلمانوں کا ذکر آیا ہے اُن کو غیر احمدی مسلم کہا گیا ہے۔ اور جب دوسرے مذاہب کے لوگوں کا ذکر آیا ہے تو انہیں غیر مسلم لکھا گیا ہے۔

ہماری کتب میں مسلمانوں کو کہیں بھی غیر مسلم نہیں کہا گیا اس لئے ہمارا رویہ بالکل صاف اور واضح ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن ۳؍اکتوبر ۱۹۸۶ء)

راؤ خالد سلیمان شہید کی زندگی کا
ایک قابل ذکر واقعہ

(اپنی شہادت سے چند روز قبل مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۸۶ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے زیر انتظام منعقدہ ریفریشر کورس، اصلاح و ارشاد میں راؤ خالد سلیمان شہید نے اپنی زندگی کا ایک قابل ذکر واقعہ تحریر کیا۔ جو ذیل میں درج ہے۔)

"میں تو احمدی ہوں۔ پچھلے دنوں گھر والوں یعنی والد، والدہ اور بھائی وغیرہ کی طرف سے بہت سخت خط آئے کہ اس دین کو چھوڑ دو ورنہ ایسا ہوگا ویسا ہوگا۔ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہے۔ بہرحال میں بہت پریشان ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے خصوصی دُعائیں کیں۔ آخر چند دن بعد ایک بہت ہی مبارک خواب دیکھا۔

میں دیکھتا ہوں کہ میں اپنے گاؤں پنجاب گیا ہوں۔ اور اپنی گلی میں کھڑا ہوں۔ گلی میں کوئی آدمی نہیں اور شدت پیاس سے بُرا حال ہے۔ آخر ایک گھر کے سامنے ایک پانی کا گھڑا دیکھتا ہوں۔ اُس کے منہ پر ایک پیالہ اوندھا پڑا ہے۔ میں نے بھاگ کر پیالہ لیا اور اُس گھڑے سے پانی اُنڈیل کر فوراً پی گیا۔ میں نے ایسا میٹھا اور ٹھنڈا پانی زندگی میں نہیں پیا۔ ایک دم سکون آگیا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اتنے میں میری نظر دوبارہ گھڑے پر پڑی تو حیران رہ گیا کہ گھڑے پر واضح طور پر یہ الفاظ کندہ تھے "فضل عمر بن ..... " آگے میں پڑھ نہ سکا اور آنکھ کھل گئی۔ یہ بہت ہی بڑا نشان اللہ تعالیٰ نے دکھایا ہے جو کہ میں بھول نہیں سکتا"۔ (بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن)

ولادت اور درخواست دُعا:۔ مورخہ ۵؍۹؍۸۶ بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم نعیم احمد صاحب طاہر قادیانی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "حامد احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم غلام قادر صاحب ڈار درویش کا پوتا اور مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار ناصر آباد کشمیر کا نواسہ ہے۔ قارئین سے نومولود کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور خادم دین و والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں مکرم غلام قادر صاحب نے دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ (ادارہ)

ایک مرکزی وفد کا تبلیغی و تربیتی دورہ

ایک مرکزی وفد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ کی روشنی میں دہلی۔ سانڈھن۔ اور صالح نگر کا دورہ کیا۔ اس وفد میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ و انچارج وقف جدید۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی، ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ۔ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ۔ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب صدر منصوبہ بندی کمیٹی اُتر پردیش اور مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید شامل تھے۔ سانڈھن جانے پر دہلی سے مکرم محمد ابراہیم صاحب جونیئر انجینئر D.D.A بھی شامل وفد ہوئے۔ دہلی میں متعدد اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان و نیوز ایڈیٹر صاحبان سے ملاقات کی گئی۔ سانڈھن اور صالح نگر میں تربیتی امور سرانجام دیئے گئے۔ ان دونوں مقامات پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ۲۲؍۸۶ء کیسٹ کی مدد سے سُنایا گیا۔ صالح نگر میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ ہوا۔ جس میں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے تربیتی تقریر کی۔ سانڈھن کے قریب بیارسے نامی ایک مقام کے احباب کے مدعو کرنے پر وفد وہاں بھی گیا اور رات کو سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ جلسہ ہوا۔ جس میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے سیرت پاک کے موضوع پر مؤثر تقریر کی۔ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب اور مکرم سید وسیم احمد صاحب مبلغ سانڈھن نے نعتیہ کلام سُنایا۔ اس جلسہ میں سانڈھن کے متعدد احباب نے بھی شرکت کی۔ توسیع تبلیغ اور تربیتی امور کے متعلق دہلی۔ سانڈھن۔ صالح نگر میں ضروری معلومات حاصل کی گئیں۔ دہلی میں جماعت کی وسعت اور مضبوطی کے سلسلہ میں غور کیا گیا۔ تبلیغی اغراض کے پیش نظر مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب۔ مکرم سید وسیم احمد صاحب مبلغ سانڈھن۔ مکرم قیصر احمد صاحب رانا معلم وقف جدید کو ضلع علی گڑھ کے علاقہ میں بھجوایا گیا۔ دہلی۔ سانڈھن اور صالح نگر کی جماعتوں نے مرکزی وفد کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین حضرات دُعا فرمائیں مولا کریم اپنے فضل سے مرکزی وفد کی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین (نامہ نگار)

تحریک دُعائے خاص

محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ و صدر نگران بورڈ بدر قادیان قریباً ایک ماہ سے بعارضہ یرقان فریش ہیں اور کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ علاج جاری ہے۔ قارئین بدر سے محترم مولانا صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور بیش از بیش مقبول خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے درد مندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

امتحان دینی نصاب انصار اللہ

امتحان دینی نصاب انصار اللہ بھارت معیار اوّل اور معیار دوم کے پرچہ جات سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نمائندگان مجالس کے حوالے کر دیئے گئے تھے۔ یہ امتحان حسب پروگرام ۸؍نبوت (نومبر) بروز اتوار ہوگا۔ زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ انصار بھائیوں کو شریک امتحان کر کے اُن کے پرچہ جوابات اوّلین فرصت میں دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں تاکہ بروقت نتیجہ مرتب کیا جا سکے۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

قتلِ مُرتد اور اسلام

علامہ نیاز فتحپوری مرحوم مدیر ماہنامہ "نگار" کے قلم سے

دسمبر ۵۹ء کے "نگار" میں ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے میں نے ظاہر کیا تھا کہ قتلِ مرتد کوئی خدائی حکم نہیں ہے اور قرآن میں محض ارتداد کی کوئی حد یا سزا مقرر نہیں کی گئی۔ اسی کے ساتھ میں نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ عہدِ نبوی یا عہدِ صحابہ میں قتلِ مرتدین کے جو چند واقعات ملتے بھی ہیں ان کا تعلق محض ارتداد سے نہیں بلکہ جرمِ قتل و غارتگری یا اندیشۂ بغاوت و تخریبِ امن سے ہے۔ یعنی وہ اس لئے قتل نہیں کئے گئے کہ وہ اسلام سے منحرف ہو گئے تھے بلکہ صرف اس لئے کہ انہوں نے بعض ایسے جرائم بھی کئے تھے جن کی سزا قتل ہی ہو سکتی تھی یا یہ کہ انہوں نے رسول اللہ کی توہین کی تھی اور اسلام کی مخالفت میں باغیانہ سرگرمیوں سے کام لیا تھا۔

میرے اس مضمون کو دیکھ کر مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دارالافتاء بجنور نے ۲۸ دسمبر کے "مدینہ" میں اس کی تردید شائع کی۔ مولانا کے اس مضمون کو پڑھ کر میرا جی تو چاہا کہ اس کا جواب لکھ کر "مدینہ" کو بھیج دوں، لیکن وہ زمانہ میری بڑی مصروفیت کا تھا اس لئے بات ٹل گئی۔

اس کے بعد ۱۳ جنوری کے "مدینہ" میں ریاض الرحمٰن خاں صاحب کا ایک مضمون میری تائید میں شائع ہوا۔ میں سمجھتا تھا کہ اس کے بعد شاید یہ بحث ختم ہو جائے گی، لیکن ۲۵ جنوری کے "مدینہ" میں پھر مولانا نے وہی فرمایا جو وہ پہلے کہہ چکے تھے اور میں نے محسوس کیا کہ اب زیادہ تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ پر اظہارِ خیال کی ضرورت ہے، کیونکہ مولانا کے مضمون سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ مبادا لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جائیں کہ اسلام "اشاعتِ مذہب" کے باب میں جبر و اکراہ کا مؤید ہے، جو بالکل خلافِ حقیقت ہے۔

اس بحث کو میں دو حصوں میں تقسیم کر لینا چاہتا ہوں۔ پہلا وہ جس کا تعلق صرف مولانا کے دلائل و اسناد سے ہو گا اور دوسرا وہ جس سے خود قرآن، حدیث، فقہ، اور تعامل صحابہ سے مولانا کے خیال کی تردید ہوتی ہے۔

سب سے پہلے ہم بحث کے اس پہلو کو لیتے ہیں جس کا تعلق صرف مولانا کے پیش کردہ دلائل و اسناد سے ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ قرآن پاک کی کسی آیت میں قتلِ مرتد کا حکم نہیں پایا جاتا۔ اس کی تردید میں مولانا نے دو آیتیں پیش کی ہیں۔

ایک آیت سورۂ توبہ کی ہے:۔

"فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ وَاِنْ نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ"

(پھر اگر وہ لوگ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں لیکن اگر وہ قبولِ اسلام کا عہد توڑ دیں اور تمہارے دین پر زبانِ طعن دراز کریں تو پھر کفر کے سرغنہ لوگوں سے جنگ کرو کیونکہ ان کے عہد و پیمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔)

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب حج کے موقعہ پر اعلانِ برأت کیا گیا تھا اور اس میں محض بربنائے ارتداد جنگ کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ اسی کے ساتھ توہینِ اسلام کی شرط بھی لگا دی گئی ہے۔ علاوہ بریں اس آیت کا تعلق فردِ واحد سے نہیں بلکہ پوری جماعت سے ہے جو مسلمانوں کی مخالف ہے اور اسی لئے اس جماعت کے سرغنوں سے جنگ کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ قتل کی شرعی حد جاری کرنے کا۔

مولانا نے دوسری آیت سورۂ مائدہ کی یہ پیش کی ہے۔

"اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ ...... الخ"

لیکن یہ آیت عُکل والوں سے متعلق ہے، جو علاوہ ارتداد کے قتل و غارت کے بھی مرتکب ہوئے تھے اس لئے اس کو بھی محض ارتداد سے متعلق نہیں کہہ سکتے۔

مولانا کو اپنے قول کی تائید میں قرآن پاک میں صرف یہی دو آیتیں ملیں جن سے وہ استشہاد کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے مطلق غور نہیں فرمایا کہ ان آیات سے تو خود میرے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ محض جرمِ ارتداد مستوجبِ قتل نہیں بلکہ اس کے ساتھ اندیشۂ فتنہ و فساد اور تخریبِ امن کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ کس قدر عجیب بات ہے کہ ایک طرف مولانا خود بھی اس آیت کے مفہوم کی صراحت کرتے ہوئے، دین کی طعنہ زنی، اسلام کی عملی تنقیص اور الٰہی مشن کی توہین کا ذکر کرتے ہیں اور دوسری طرف ارتدادِ محض کی سزائے قتل بھی انہیں آیات سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک اس کا امکان ہی نہیں کہ ایک شخص اسلام سے پھر جانے کے بعد اسلام کی عملی تنقیص (توہینِ مذہب) کا مرتکب نہ ہو، حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ ہر وہ شخص جو اعتقاداً مرتد ہو وہ عملاً توہین و تنقیصِ اسلام بھی کرے۔

مولانا نے اس سلسلہ میں دو حدیثیں بھی اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کی ہیں۔ ایک حدیث کا تعلق اس واقعہ سے ہے جب رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بعض قبائلِ عرب کے خلاف جنگ کی تھی۔ مولانا نے حدیث کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:۔

"ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی الزکوٰۃ"

(عرب کے بعض قبیلے مرتد ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہ کریں گے)

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان کے خلاف محض ارتداد کی وجہ سے جنگ نہیں کی تھی بلکہ اس کا سبب زکوٰۃ ادا نہ کرنا تھا جو اسلام کے اقتصادی نظام کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت تھی۔ دوسری حدیث کا انہوں نے صرف یہ ایک جملہ نقل کیا ہے:۔

"من بدّل دینہ فاقتلوہ"

پوری حدیث نقل نہیں کی۔ اس حدیث کا تعلق ایک خاص واقعہ سے ہے اور وہ یہ کہ بروایت عکرمہ، حضرت علیؓ نے زندیقوں کو جلایا اور یہ خبر ابن عباس کو پہنچی تو انہوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے رسول اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے:۔

"لا تعذبوا بعذاب اللّٰہ من بدّل دینہٗ فاقتلوہ"

اوّلاً چونکہ سرے سے یہ واقعہ ہی غلط ہے کہ حضرت علی نے زندیقوں کو جلایا۔ اس لئے پوری حدیث ساقط الاعتبار ہے، دوسرے یہ کہ اگر اس واقعہ کو صحیح مان لیا جائے تو اس سزا کا تعلق صرف زندیقوں سے ہے جن سے سخت فتنہ و فساد پھیلنے کا اندیشہ تھا اور محض ارتداد سببِ قتل قرار نہیں دیا گیا۔

مولانا نے ایک تیسری حدیث اور پیش کی ہے کہ:۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ "مسلم مرد کا خون جو توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہو تین جرم کے علاوہ حلال نہیں۔ قتلِ نفس، شادی شدہ زانی اور تارکینِ دین و جماعت۔"

اس حدیث میں "المفارق لدینہٖ و التارک للجماعۃ" کے الفاظ پائے جاتے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ کی مراد ان لوگوں سے ہے جو نہ صرف مذہب سے منحرف ہو گئے ہیں، بلکہ مسلمانوں کی ہیئتِ اجتماعی کے بھی مخالف ہیں چنانچہ جس وقت ہم اسی قبیل کی دوسری احادیث پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں "حارب اللّٰہ و رسولہٗ و خالف دین الاسلام" کی بھی صراحت موجود ہے اور اس سے اس امر کی تصدیق ہو جاتی ہے کہ ان احادیث میں وہی تارکِ دین پیشِ نظر ہیں جو دین کی مخالفت کرتے ہیں، رسول اللہ سے جنگ و پیکار پر آمادہ ہیں اور اسلام کے اجتماعی نظام کی مخالفت کر کے سیاسی باغی ہو گئے ہیں۔ علاوہ اس کے جب ایک ہی مسئلہ میں مطلق و مقید دونوں حدیثیں پائی جائیں تو اصولاً مقید حدیثوں پر عمل کیا جائے گا اور یہ مقید حدیثیں وہی ہیں جن میں دین کی مخالفت اور رسول اللہ سے جنگ کرنے کی صراحت موجود ہے۔

مولانا نے اپنی تائید میں بعض تاریخی واقعات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے لیکن صراحت سے انہوں نے اس لئے نہیں کیا کہ وہ ان کے لئے مفید مطلب نہ ہوتے۔ مثلاً انہوں نے "عبداللہ ابن ابی سرح" کاتبِ وحی رسول اللہؐ کا ذکر کرتے ہوئے لکھ دیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے بعد بجرمِ ارتداد اس کے قتل کا حکم دیا، لیکن صحیح حالات و واقعات کو نظر انداز کر گئے۔

یہ درست ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہؐ نے گیارہ بارہ آدمیوں کے قتل کا حکم دیا تھا جن میں منجملہ تین مرتدین کے ایک عبداللہ ابن ابی سرح بھی تھے اور ایک چوتھا شخص حویرث تھا جو مرتد نہ تھا۔ اس لئے حویرث کے شمول سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ رسول اللہؐ نے مرتدین کے قتل کا حکم محض ارتداد کی وجہ سے نہ دیا تھا بلکہ ان کی شرارتوں کی بنا پر دیا تھا جن سے مسلمانوں کو سخت تکلیف پہنچی تھی اور ان کے وہ جرائم بھی پیشِ نظر تھے جو ارتداد کے قبل یا بعد ان سے سرزد ہوئے جس کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ اگر ان کا جرم صرف ارتداد ہوتا تو انہیں پہلے توبہ کرنے کی ہدایت کی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا چنانچہ علامہ زرقانی ان مرتدین اور حویرث کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"خصھم بالذکر لشدۃ ما وقع منھم من أذی الاسلام"

یعنی رسول اللہ نے خصوصیت کے ساتھ ان چار لوگوں کے قتل کا حکم اس لئے دیا کہ انہوں نے مسلمانوں کو بہت اذیت پہنچائی تھی۔ یہی حال عبد اللہ ابن ابی سرح کا تھا کہ وہ رسول اللہ کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات ملک میں پھیلاتا تھا اور حکومت کے خلاف سازش کیا کرتا تھا۔ لیکن چونکہ حضرت عثمان نے اس کو پناہ دی تھی اور رسول اللہ سے معافی کی درخواست کی تھی اس لئے وہ بچ گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر قتل مرتد کوئی حدِ شرعی ہوتی تو نہ صرف حضرت عثمان اسے پناہ دیتے اور نہ رسول اللہ کسی سفارش پر اس کا گناہ معاف کرتے اصل یہ ہے کہ اس تمام واقعہ کا تعلق محض ملکی سیاست سے تھا اور سیاسی مصالح کی بناء پر رسول اللہ نے ان کے قتل کئے جانے کا حکم دیا تھا محض ارتداد سے اس کا تعلق نہ تھا

مولانا نے اپنے دعوے کے ثبوت میں عہدِ صحابہ کے چند واقعات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے لیکن انہوں نے ان واقعات کی تفصیل بیان نہیں کی اور غالباً صرف اس لئے کہ ان سے بجائے ثبوت کے خود ان کے دعوے کی تردید ہوتی تھی۔

علاوہ بریں اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم کرلیں کہ بعض صحابہ نے محض ارتداد کی بناء پر سزائے قتل دی تو بھی اصولِ حدیث و فقہ کی رُو سے اس کو بطور حجت پیش نہیں کیا جاسکتا۔ سید شریف الجرجانی لکھتے ہیں:۔

"ما روی عن الصحابی من قول او فعل متصلاً کان او منقطعًا لیس بحجۃ علی الاصح۔"

بالکل یہی رائے امام شافعی کی بھی ہے کہ

"لا تقلد الصحابی لان قول الصحابی لیس بحجۃ۔"

(ملاحظہ ہو کشف الاسرار)

مولانا نے اس سلسلہ میں "لا اکراہ فی الدین" کے مفہوم کی صراحت فرماتے ہوئے ایک نہایت عجیب بات کہی ہے اور وہ یہ کہ اس کا تعلق اسلام اختیار کرنے سے ہے نہ کہ ترکِ اسلام سے۔ یعنی ان کے نزدیک یہ تو بالکل درست ہے کہ اسلام لانے پر کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد اسے ترک کردے تو وہ ضرور مستوجبِ قتل ہے حالانکہ جبراً کسی کو مسلمان بنانا اور جبراً اس کو اسلام پر قائم رکھنا دونوں ایک ہی چیز ہیں اور "لا اکراہ فی الدین" کا مفہوم صرف یہ ہے کہ اسلام اختیار کرنے کے باب میں ہر شخص آزاد ہے خواہ وہ اختیار کرے یا نہ کرے یا یہ کہ اختیار کرنے کے بعد اس پر قائم رہے یا نہ رہے۔

مولانا نے ایک جگہ مرتد کی تعریف کرتے ہوئے بتایا ہے کہ:۔

"مرتد دو جرم کرتا ہے ایک تو ہین اسلام و خدا و رسول دوسرے اللہ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے خلاف بھڑکانا اور اس کا بندہ بننے سے روکنا لہٰذا اس باغی کا وجود اس قابل نہیں ہے کہ اس کو زمین پر قائم رکھا جائے اور فتنہ و فساد کا دروازہ کھلا رکھا جائے۔"

اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ بھی محض اعتقادی مرتد کو مستوجبِ قتل نہیں سمجھتے اور بالکل یہی میں بھی کہتا ہوں کہ اسلام میں وہی مرتد مستوجبِ قتل قرار دیا گیا، جس نے اسلام کی اجتماعیت کو اپنی سازشوں سے تباہ کرنا چاہا اور حکومت کے خلاف بغاوت کی۔

افسوس ہے کہ مولانا ارتدادِ محض اور ارتداد باغیانہ میں کوئی فرق محسوس کئے بغیر بلا امتیاز وہ ہر مرتد کو مستوجبِ قتل قرار دیتے ہیں۔

ترکِ اسلام کے بعد مرتد کی حیثیت کافر و مشرک کی سی ہو جاتی ہے اور کفار و مشرکین سے بھی رسول اللہ نے اسی وقت جنگ کی جب انہوں نے جارحانہ قدم اٹھایا اور [illegible] سے ان کے زندہ رہنے کے حقوق بھی ان سے چھین لینا چاہے۔ محض کفر و شرک کی بنا پر رسول اللہ نے کسی سے جنگ نہیں کی اور اسی حقیقت کا اظہار "لا اکراہ فی الدین" سے کیا گیا ہے اور اسی اصول کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔ بلکہ "جادلھم بالتی ھی احسن" سے

یہاں تک تو صرف مولانا کے دلائل و شواہد کو سامنے رکھ کر گفتگو کی گئی ہے۔ اب آیئے غور کریں کہ مذہب کے باب میں تعلیماتِ الٰہی کی اصل روح کیا ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مذہب کے بارے میں قرآن پاک کا نظریہ کیا ہے۔ جنہوں نے کلام مجید کا غائر مطالعہ کیا ہے ان سے یہ حقیقت پوشیدہ نہ ہوگی کہ خدا نے اشاعتِ اسلام میں رسول اللہ کو ہمیشہ نرمی و ملاطفت کی تلقین کی ہے اور سختی سے باز رکھا ہے۔

"ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض جمیعًا۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین وما کان لنفس ان تؤمن الا باذن اللہ۔"

(اے پیغمبر اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں سب ایمان لے آتے۔ تم لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرسکتے۔ اللہ کی مرضی بغیر کوئی شخص ایمان نہیں لاسکتا۔)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اسلام لانے پر کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا اور نہ رسول اللہ اس لئے مبعوث ہوئے تھے کہ وہ ساری دنیا کو مسلمان بنالیں۔ ان کی بعثت کا مقصود صرف احکام خداوندی پہنچا دینا تھا وہ کسی کی ہدایت یا گمراہی کے ذمہ دار نہ تھے یہی تھی وہ تعلیم جس کو ایک جگہ سمیٹ کر "لا اکراہ فی الدین" سے ظاہر کیا گیا، کلام مجید میں مشرکین و کفار کے لئے کوئی شرعی حدِ قتل و قصاص کے قسم کی قائم نہیں کی گئی بلکہ ان کو ہر جگہ انجام سے خبردار کرتے ہوئے قہرِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے۔

ملاحظہ ہو سورۂ نحل کی یہ آیت:۔

"من کفر باللہ بعد ایمانہ فعلیھم غضب من اللہ و لھم عذاب عظیم۔"

اسی طرح سورۂ بقرہ میں ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

"من یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل۔"

یہاں بھی مرتد کے متعلق صرف یہی کہا ہے کہ "اس نے بُری راہ اختیار کی" اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا گیا۔ قرآن پاک میں اور بھی متعدد مقامات پر مرتدین کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ہر جگہ انہیں عذاب اُخروی سے ڈرایا گیا ہے اور کوئی سزا اُن کی نہیں بتائی۔

حیرت ہے کہ کلام مجید میں قاتلوں، جسمانی ضرر پہنچانیوالوں اور زانیوں کی سزا تو متعین کردی جائے لیکن مرتد کی کوئی حد نہ مقرر کی جائے اس کا سبب صرف یہ ہے کہ اس کا شمار کفار و مشرکین میں ہے۔ اور جو شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے اس پر کوئی اسلامی حد جاری ہو ہی نہیں سکتی۔ البتہ دوسرے مشرکین و کفار کی طرح جنگ بے شک کی جاسکتی ہے اگر وہ مسلمانوں کی اجتماعیت کو نقصان پہنچائے۔ چنانچہ عہدِ نبوی و عہدِ صحابہ میں جن جن مرتدین کو انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے قتل کیا گیا یا قتل کئے جانے کا حکم دیا گیا وہ سارے کے سارے وہی تھے جنہوں نے اسلام کے خلاف سازش و بغاوت کی تھی رسول اللہ اور مسلمانوں کو ستایا تھا قتل و غارتگری کے مرتکب ہوئے تھے۔ محض ارتداد کی بنا پر نہ کسی کو قتل کیا گیا اور نہ شریعت میں اس کی حد مقرر کی گئی۔

اب احادیث کو لیجیئے:۔

مولانا نے استدلالاً جن احادیث کا ذکر کیا تھا ان پر ہم اپنا خیال ظاہر کرچکے ہیں کہ ان میں صرف انہیں مرتدین کا ذکر ہے جنہوں نے اسلام کے خلاف سازش کی یا کوئی جارحانہ اقدام کیا یا دوسرے قابلِ قصاص جرائم کے مرتکب ہوئے۔ ارتداد محض کی کوئی حد رسول اللہ نے مقرر نہیں کی جس کا سب سے بڑا ثبوت بخاری کی وہ حدیث ہے جس کے راوی جابر بن عبد اللہ ہیں

"ان اعرابیا بایع رسول اللہ صلعم علی الاسلام فاصاب الاعرابی وعک بالمدینۃ فجاء الاعرابی الی رسول اللہ صلعم فقال یا رسول اللہ اقلنی بیعتی ثم جاء فقال اقلنی بیعتی فابی فخرج الاعرابی فقال رسول اللہ انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثھا۔"

یعنی ایک اعرابی رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا میری بیعت واپس کردیجئے، آپ نے انکار کیا اس نے مکرر یہی کہا اور آپ نے پھر انکار فرمایا۔ اس کے بعد جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ مدینہ گویا ایک طرح کی بھٹی ہے جو کھوٹ کو صاف کردیتی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ قتلِ مرتد پسند نہ کرتے تھے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ جس وقت وہ اعرابی رسول اللہ کے پاس بیعتِ اسلام کی واپسی کے لئے آیا تھا آپ اس سے یہ ضرور کہتے کہ اگر تم ایسا کروگے تو قتل کردیئے جاؤگے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ اس کے مدینہ سے نکل جانے پر خوشی کا اظہار کیا۔

اب تاریخی واقعات کو لیجیئے تو ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ محض بربنائے ارتداد نہ رسول اللہ نے کسی کو قتل کیا نہ صحابہ نے۔ عکل والوں کے ارتداد کے متعلق ہم ظاہر کرچکے ہیں کہ انہوں نے قتل کا ارتکاب کیا تھا اس لئے ان کا قصاص لیا گیا۔

حضرت ابوبکر نے رحلتِ رسولؐ کے بعد مرتدین کے خلاف قدم اٹھایا تو اس کا سبب محض ارتداد نہ تھا بلکہ انہوں نے حکومتِ اسلام سے بغاوت کی تھی اور مسلمانوں کے اقتصادی و سیاسی نظام کو تباہ کرنا چاہا تھا۔

فتح مکہ کے بعد جن مرتدین کو قتل کیا گیا ان کے متعلق ہم ظاہر کرچکے ہیں کہ ان کا جرم محض ارتداد نہ تھا بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو سخت اذیتیں پہنچائی تھیں اور انہیں جرائم کی پاداش میں انہیں قتل کیا گیا۔ جس کی تصدیق عبد اللہ ابن ابی سرح کے واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عثمان نے اس کو اپنی پناہ میں لے لیا تھا اور رسول اللہ نے اس کو معاف کردیا۔

(مسلسل ص ۹ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

اگر قتل مرتد کوئی شرعی حد ہوتی تو نہ حضرت عثمان اسے پناہ دیتے اور نہ رسول اللہ اسے معاف کرتے۔ کیونکہ حد شرعی جاری کرنے میں رسول اللہ بہت سخت تھے یہاں تک کہ جب آپ نے جرم سرقہ میں ایک مخزومی عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور حضرت اسامہ بن زید نے اس کی سفارش کی تو آپ نے فرمایا
"اتشفع من حدود اللہ"
(کیا تم حدود شرعی میں سفارش کرتے ہو) اور پھر ایک خطبہ دیا کہ
"ایھا الناس انما ضل من قبلکم انھم کانوا اذا سرق الشریف ترکوہ واذا سرق الضعیف فیھم اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو فاطمۃ بنت محمد"
یعنی اگر فاطمہ بنت محمد بھی سرقہ کی مرتکب ہوتیں تو میں ان کے بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر قتل مرتد کوئی خدائی حکم ہوتا تو آپ کبھی ابن ابی سرح کو معاف نہ کرتے۔
اب فقہی نقطہ نظر سے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ وہ بھی اس باب میں میری مؤید ہے۔ چنانچہ ہدایہ، فتح القدیر اور چلپی میں صاف صاف تحریر ہے کہ
"ایک مرتد اسی وقت قتل کیا جائے گا جب اس کی طرف سے حرب وجنگ کا اندیشہ ہو۔"
(ان یکون لدفع شر حرابہ)
عنایہ کی یہ عبارت ملاحظہ ہو:۔
"لا تقتل الا بالحراب فکان القتل مستلزم للحراب"
یعنی قتل مرتد صرف اسی وقت عمل میں آئے گا جب وہ جنگ و مخالفت پر آمادہ ہو۔ ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کا بھی یہی مسلک ہے۔
("نگار" مارچ 1960ء منقول از [illegible])

درخواست ہائے دعا

• مکرم سید علیم احمد صاحب چنچل گوڑہ حیدرآباد اپنی اہلیہ کی بسہولت فراغت اور نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے۔

• مکرم محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ساکن [illegible] اڑیسہ اپنی کامل و عاجلہ شفایابی کے لئے

• اہلیہ مکرم بی ایم نصر اللہ شریف صاحب [illegible] دس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے اپنی کامل شفایابی اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

رپورٹ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ بقیہ صفحہ (2)

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم اے احمد کنہی صاحب ایڈووکیٹ زعیم انصار اللہ مجلس کروناگپلی نے کیرالہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر ایک تفصیلی جائزہ پر مشتمل فرمائی اور بتلایا کہ دو سال کے عرصہ میں ایک صد افراد نے بیعت کرکے احمدیت قبول کی ہے۔ یہ تقریر انگریزی میں ہوئی جس کا خلاصہ آخر میں محترم صدر جلسہ نے اردو میں بیان کیا۔
بعد ازاں صدر جلسہ نے اپنے صدارتی خطاب میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اہم ارشادات حاضرین کو سنائے۔

علمی اور ورزشی مقابلے

ساڑھے چار بجے سہ پہر تا چھ بجے احمدیہ گراؤنڈ میں انصار اللہ کے ورزشی مقابلے ہوئے جس میں متعدد انصار نے جواں ہمتی اور دلچسپی سے حصہ لیا۔ جو نوجوانوں کے لئے مشعل راہ ہے چنانچہ پہلے دن پچاس اور سو میٹر کی دوڑ۔ گروپ ریس اور کرکٹ تھرو بال کی کھیلوں کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔
نماز مغرب و عشاء اور کھانے سے فراغت کے بعد رات ساڑھے آٹھ تا دس بجے زیر صدارت محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم علمی مقابلے منعقد ہوئے۔ متعدد انصار دوستوں نے حسن قرأت۔ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلوں میں ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ان مقابلوں میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف۔ محترم چوہدری سعید احمد صاحب۔ محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔ محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی۔ محترم منشی عبد اللہ صاحب وغیرہم نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے جزاہم اللہ

دوسرا دن۔ 9 ر اکتوبر

9 ر اکتوبر کو اجتماع کا دوسرا دن تھا۔ حسب پروگرام مسجد مبارک میں تمام انصار نے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی اور نماز فجر کے بعد خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے حدیث شریف اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ پھر سب انصار نے مسجد مبارک ہی میں بیٹھ کر اجتماعی رنگ میں تلاوت قرآن مجید کی۔

بعد ازاں سبھی انصار بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے جہاں محترم ملک صلاح الدین صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔
اجتماعی دعا کے بعد اجتماع گاہ میں انصار اللہ کا مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ ہوا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

ناشتہ سے فراغت کے بعد دوسرے دن کا پہلا اجلاس محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ کی تلاوت قرآن کریم سے آغاز پذیر ہوا۔ بعدہ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔
اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار محمد کریم الدین شاہد کی زیر عنوان "جماعت احمدیہ کا موجودہ دور ابتلاء" ہوئی۔ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کی روشنی میں اپنے موضوع کی وضاحت کی کہ یہ تمام واقعات خلافت رابعہ کے دور میں ہونے تھے جو ہمارے لئے ایمان افروز ہیں۔
دوسری تقریر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب ظاہر قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ نے زیر عنوان "اطاعت رسول محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔" کی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات سنائے۔
بعد ازاں عزیز سید علیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے ایک نعت پڑھی۔
اجلاس کی تیسری تقریر محترم عبد الحمید صاحب ٹاک، ناظم اعلیٰ صوبہ کشمیر کی ہوئی۔ آپ نے کشمیر میں جماعت احمدیہ کے قیام کی تاریخ اور جماعت کی ترقی اور تازہ حالات اختصار کے ساتھ سنائے اور بتایا کہ اب رفتہ رفتہ تعلیم یافتہ طبقہ احمدیت سے متاثر ہو رہا ہے
بعدہ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد نے زیر عنوان "جماعت احمدیہ اور انفاق فی سبیل اللہ" تقریر فرمائی آپ نے قرآن مجید کی آیات سے مالی قربانی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے روح پرور اقتباسات سنائے اور احباب کو باشرح چندہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ ازاں بعد مکرم ظہیر عالم صاحب آف امروہہ نے ایک نظم سنائی۔
پانچویں تقریر محترم ماسٹر مشرق علی صاحب

ایم اے ناظم اعلیٰ صوبہ بنگال نے کی۔ آپ نے صوبہ بنگال میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا تفصیلاً ذکر کرکے بتایا کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت کا قدم ترقی کی طرف گامزن ہے۔
اس اجلاس کی چھٹی اور [illegible] تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب [illegible] ناظر اعلیٰ قادیان نے "سفر لندن کے حالات" کے موضوع پر فرمائی آپ نے اپنے سفر کے حالات و تاثرات نہایت دلچسپ انداز میں بیان کرتے ہوئے مختلف ادوار میں آنے والے ابتلاؤں کا ذکر کرکے جماعت احمدیہ کی کامیابی اور پھر لندن میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات اور مصروفیات اور احباب جماعت کی مخلصانہ سرگرمیوں کا بالتفصیل سے ذکر فرمایا۔
بعد ازاں مکرم نذیر احمد صاحب [illegible] درویش نے سیدنا حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام جس کا مطلع ہے "تیرا ہی نام لا الٰہ الا اللہ" پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔
آخر میں محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے صدارتی خطاب میں اراکین مجلس انصار اللہ کو تربیتی تبلیغی اور مالی جہاد میں آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی جس کے ساتھ ہی قریباً 12 بجے دوپہر اجلاس برخاست ہوا۔ (باقی [illegible] پر)

درخواست ہائے دعا

• مکرم محمد رفیق صاحب ڈھینکانال (اڑیسہ) بیس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے فرنیچر کی نئی دکان کے بابرکت ہونے کے لئے۔ • مکرم عبد اللہ صاحب کوٹلہ (کیرالہ) تیس روپے اعانت بدر میں ادا کرکے آنکھوں کی تکلیف کے ازالہ اور [illegible] کے لئے۔
• مکرم ناصر احمد صاحب [illegible] اپنے نئے مکان کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے۔
• مکرم [illegible] صاحب [illegible] اپنے [illegible] مکرم زین الحق انصاری صاحب [illegible] کی کامل و عاجل شفایابی اور موصوفہ کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔
• مکرم مولوی عبد المومن صاحب [illegible] مبلغ سلسلہ اپنی تبلیغی مساعی کے بارآور ہونے کے لئے اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب مبلغ [illegible] اپنے بیٹے عزیز [illegible] کے روشن مستقبل کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مجلس شوریٰ

نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ۲-۳۰ تا ۳-۳۰ اجتماع گاہ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے تمام نمائندگان کا تعارف ہوا۔ پھر محترم قائد صاحب مال مجلس مرکزیہ نے سال ۱۹۸۷ء کا بجٹ آمد و خرچ مبلغ ۷۵ پچھتر ہزار روپے کا پیش کیا۔ جس کو تمام نمائندگان نے بالاتفاق پاس کیا۔ بعد ازاں لائحہ عمل ۸۷ء اور دیگر تعلیمی و تربیتی امور پر تجاویز پیش ہوئیں۔ اور بحث و تمحیص کے بعد نہایت خوشگوار ماحول میں دعا کے ساتھ شوریٰ کا یہ اجلاس برخواست ہوا۔

دوسرے روز بھی مجلس شوریٰ کے اختتام پر احمدیہ گراؤنڈ میں انصار اللہ کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ انصار بھائیوں نے نہایت بے تکلفی اور لتاشت کے ساتھ بالٹی بال۔ میوزیکل چیئرز اور رسہ کشی میں حصہ لیا۔

مجلس سوال و جواب

امسال مجلس انصار اللہ نے اجتماع کے پروگرام میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجالس عرفان اور سوال و جواب کی افادیت و برکت کے پیش نظر حضور ہی کے تتبع میں ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا۔ جس کی صدارت محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے فرمائی۔ اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ اور خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے انصار کی طرف سے موصولہ مختلف سوالوں کے جواب دیئے۔ یہ پروگرام قریباً دو گھنٹے تک چلتا رہا جو حاضرین کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث اور مفید ثابت ہوا۔

تقسیم انعامات

مجلس سوال و جواب کے اختتام کے معًا بعد علمی اور ورزشی مقابلوں میں اوّل۔ دوم۔ اور سوم آنے والے انصار کے علاوہ بعض انصار بھائیوں کو سپیشل انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی قادیان نے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ بعد ازاں محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے اختتامی خطاب میں جملہ ناظر اصحاب صدر انجمن احمدیہ۔ محترم امیر صاحب مقامی۔ نیز جملہ منتظمین و معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ اور انصار اللہ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تربیت اولاد، دعوت الی اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر قدم آگے بڑھانے کی تلقین کی۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے انصار اللہ کو اپنی زرّین نصائح سے نوازا اور اختتامی دعا کروائی۔ اور اس طرح یہ دو روزہ سالانہ اجتماع دعا کے ساتھ شروع ہو کر دعا ہی پر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے نتیجہ میں تمام مجالس انصار اللہ میں خدمت و ایثار۔ جہد مسلسل اور استباق فی الخیرات کی ایک نئی روح پھونک دے۔ تاکہ شاہراہِ غلبۂ اسلام پر بڑھتے ہوئے ہمارے قدم جلد اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ آمین

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

پہلا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ قادیان

مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو مجلس انصار اللہ مقامی کے پہلے سالانہ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جو مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے درس دیا۔ بعدہٗ اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی گئی اس کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے مزار مبارک پر اجتماعی دعا کرائی۔

ٹھیک نو ۹ بجے مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ایک اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت مکرم حکیم محمد دین صاحب نے کی عہد خاکسار نے دہرایا نظم مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے ایک مختصر سی تقریر کی اس کے بعد مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ آخر میں صدر اجلاس نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

اس کے بعد مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و جائیداد کی زیر صدارت حسن قرأت۔ خوش الحانی۔ حفظ پہلا رکوع سورۃ البقرہ اور تقاریر کے مقابلے ہوئے جن میں ججز کے فرائض مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر اور مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے سرانجام دیئے۔ اس موقعہ پر سوال و جواب کی ایک محفل بھی منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور خاکسار نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

مقامی اجتماع کا آخری [illegible] اسی روز بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے صحن میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر دعوت و تبلیغ منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم مخدوم حسین صاحب نے کی اور نظم مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی بعدہٗ خاکسار نے ”ہفتہ محاسبہ نفس“ کے تعلق میں منعقد کئے گئے اجلاسات کی رپورٹ پیش کی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے علمی مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے انصار بھائیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

صدارتی خطاب میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مجلس انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید سرگرم عمل اور فعال بننے کے لئے زریں نصائح فرمائیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہٗ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان

مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ و مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ منتظمہ شعبہ رپورٹنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۲، ۲۳ ستمبر کو لجنہ اماء اللہ مقامی کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔

اجتماع کا پہلا اجلاس ٹھیک ۹½ بجے احاطہ نصرت گرلز سکول میں زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان منعقد ہوا۔ تلاوت مکرمہ امتہ الرحمٰن صاحبہ خادم نے کی بعدہٗ خاکسار بشریٰ طیبہ نے عہد دہرایا۔ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ گھٹیالیاں نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے سالانہ رپورٹ بابت ۸۶-۱۹۸۵ء پیش کی۔ بعدہٗ حفظ قرآن، حسن قرأت، تقاریر، خوش الحانی اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے۔ جن میں ججز کے فرائض مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ، مکرمہ نصرت قریشی صاحبہ، مکرمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ، مکرمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ، مکرمہ منصورہ متین صاحبہ، مکرمہ امتہ القدوس صاحبہ، مکرمہ امتہ الرحمٰن خادم صاحبہ اور خاکسار بشریٰ طیبہ نے سرانجام دیئے۔

مورخہ ۲۳/۹/۸۶ کو ساڑھے آٹھ بجے ناصرات الاحمدیہ کا اجلاس زیر صدارت محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت عزیزہ راشدہ تنویر نے کی بعد ازاں عزیزہ لئیقہ بشریٰ نے تاریخ بارے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد ناصرات کے حفظ قرآن، حسن قرأت، خوش الحانی۔ تقاریر اور بیت بازی کے مقابلے کرائے گئے جن میں مکرمہ قمر النساء صاحبہ مکرمہ فریدہ عفت صاحبہ، مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ، مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ، مکرمہ نصرت

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ حمید النساء بیگم کا نکاح عزیزم محمد افضل صاحب ابن مکرم احمد الدین صاحب کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت پارلوٹ نے مورخہ ۹/۱۱/۸۶ کو پڑھا۔ بعدہٗ اسی دن رخصتانہ بھی عمل میں آیا۔ اس خوشی کے موقع پر عزیزم محمد افضل صاحب نے دس روپیہ مختلف مدات میں دیئے ہیں۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ شریف احمد سیکرٹری مال چارکوٹ

بیگم بلاّ صاحبہ، مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ، مکرمہ تسنیم اختر گیلانی صاحبہ، مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ، مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ، مکرمہ بشریٰ صادقہ نجیبہ صاحبہ اور مکرمہ امۃ الرحمٰن خادم صاحبہ نے انجام دیئے۔ اس دوران پانچ بچیوں نے ترانہ بھی پیش کیا۔

بعد نماز عصر ٹھیک تین بجے زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان آخری اجلاس منعقد ہوا۔ عزیزہ حسینہ رفعت نے تلاوت کی عزیزہ شاہدہ تنویر نے تاریخ پارے پڑھ کر سنائے۔ اور بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ بعدہٗ خوش الحانی، تقاریر اور فی البدیہہ تقاریر کے کچھ مزید مقابلے کرائے گئے۔ جن میں ججز کے فرائض مکرمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ، مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ اور مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ نے انجام دیئے۔ اس موقعہ پر کچھ ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ تمام علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کو محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مقامی نے انعامات دیئے۔ دُعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ شاہجہاں پور

محترمہ امۃ الباری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور تحریر فرماتی ہیں کہ:۔

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۰ و ۲۱ ستمبر کو مشن ہاؤس میں منعقد کیا گیا پہلے دن تلاوت قرآن مجید اور عہد دہرانے کے بعد حسن قرأت کا مقابلہ شروع ہوا جس میں آٹھ بہنوں نے شرکت کی۔ جج کے فرائض مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے ادا کئے۔ بعدہٗ ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

مورخہ ۲۱ ستمبر کو آخری ایڈریس میں خاکسار امۃ الباری کی زیر صدارت سالانہ اجتماع کے دوسرے اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید اور محترمہ ... صاحبہ کے عہد اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے سالانہ رپورٹ کارکردگی بابت سال ۸۶-۱۹۸۵ء پیش کی۔ بعدہٗ حفظ قرآن، خوش الحانی، تقاریر، فی البدیہہ تقاریر اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے۔ کچھ ورزشی مقابلے بھی کرائے گئے اور اول۔ دوم۔ سوم آنے والی ممبرات کی انعامات سے حوصلہ افزائی کی گئی۔ اجتماع میں بریلی۔ اودے پور۔ لودھی پور اور بیدا کی ممبرات بھی شامل ہوئیں۔ اجلاس کے اختتام پر حاضرات کی تواضع بھی کی گئی۔ مکرم محمد شاہد وسیم صاحب، مکرم منور احمد خان صاحب اور مکرم محمد انس صاحب قریشی نے لجنہ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

مبلغ سلسلہ بمبئی کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ بمبئی نے ماہ اگست کے آخری ایام میں مکرم منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پونا کے ہمراہ احمد آباد کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ افراد جماعت نے بھرپور تعاون کیا۔ نماز باجماعت اور دوسری تقریبات میں سب دوست شامل ہوئے یہاں کے علم دوست طبقہ سے ملاقات کی گئی۔ اور خوشکن ماحول میں تبادلہ خیالات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے آمین۔

علاقہ ورانگل (آندھرا) میں کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت آندھرا میں جماعت احمدیہ کے حق میں خوشگوار ہوا چل رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ مخالفین احمدیت پریشانی کے عالم میں کہیں اڑیسہ کے علماء کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں تو کہیں مقامی چرب زبان افراد کے دورے کروائے جاتے ہیں۔ سعید الفطرت روحوں کا میلان روز بروز احمدیت کی طرف ہو رہا ہے۔ گذشتہ دنوں بعض مخالف علماء کے دورہ کا علم ہونے پر خاکسار اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ آندھرا پردیش نے ایک ہنگامی دورے کا پروگرام ترتیب دیا۔

ایک گاؤں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک نئی مسجد عطا کی تھی لیکن اُس کا کچھ کام باقی تھا۔ اس دورہ میں اللہ تعالیٰ نے محترم سیٹھ صاحب کو اس کی تکمیل کا انتظام کرنے کی توفیق عطا کی۔ الحمد للہ۔ گذشتہ دنوں ایک دو دیہات میں بعض شریر قسم کے لوگوں نے جماعت کی مخالفت

کر کے نومبائعین کو ورغلانہ چاہا۔ مگر دو ماہ کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے دو گاؤں میں پانچ قہری نشان ظاہر کئے۔

(۱):۔ ایک شدید مخالف جس نے مخالفت کا آغاز کیا تھا کو غیر مسلموں نے فحاشی کے الزام میں قتل کر دیا۔

(۲):۔ ایک مخالف کو پولیس نے مارا اور ذلیل کیا۔

(۳):۔ ایک مخالف کا جوان بیٹا درخت سے گر کر مر گیا۔

(۴):۔ ایک مخالف کو ٹی۔بی کا مہلک مرض لاحق ہو گیا۔

(۵):۔ ایک مخالف کے فالج سے ہاتھ پاؤں گر گئے۔

اور اس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ "اِنّی مُھِینٌ مَن اَرَادَ اِھَانَتَکَ" پورا ہوا۔ جس کے نتیجہ میں اُن دیہات میں ایک ہیبت طاری ہو گئی اور لوگوں کا تیزی کے ساتھ جماعت کی طرف رجوع ہوا۔ الحمد للہ۔

اس دورہ میں دو ضلعوں کی متعدد جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ پالاکرتی میں مسجد کی تعمیر نو کا معائنہ کیا گیا اور ضروری ہدایات دی گئیں۔ اس گاؤں میں بھی محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے چھ ہزار روپے تعمیر مسجد کے لئے دیئے باقی ماندہ رقم نومبائعین خود اکٹھی کریں گے۔ نیز کنڈور کی تعمیر مسجد کے لئے ایک خصوصی وفد روانہ کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کی قیادت محترم سید جہانگیر علی صاحب کریں گے آپ کے ہمراہ مکرم ظہور الدین صاحب انجینئر، مکرم امیر احمد صاحب ضمیر اور مکرم مسعود احمد صاحب سیل ٹیکس آفیسر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

مبلغ سلسلہ سملیہ (بہار) کا ایک روزہ تبلیغی دورہ

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ سملیہ (بہار) تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۳ اکتوبر کو خاکسار ایک غیر احمدی دوست کے اصرار پر ان کے گاؤں بانجھیہ بغرض تبلیغ گیا۔ راستہ میں ایک گاؤں اگرو آتا ہے وہاں بعض غیر احمدی دوست ملے ان سے احمدیت کا تعارف کروایا اور جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ بعدہٗ ہم دونوں بانجھیہ پہنچے۔ اور متعدد افراد کے گھروں میں جاکر انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ لوگوں نے باصرار جماعتی لٹریچر حاصل کیا اور اس کے مطالعہ کا یقین دلایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں شناخت حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امرتسر سے قادیان کیلئے ٹرین

مرکز سلسلہ میں تشریف لانے والے احباب جماعت خصوصاً جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کرام کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ امرتسر اور قادیان کے درمیان چلنے والی ٹرین نمبر 5 A.B ۔ جو بعض وجوہ کی بناء پر ایک عرصہ سے بند تھی بفضلہ تعالیٰ یکم اکتوبر سے دوبارہ چلنے لگی ہے۔ یہ گاڑی امرتسر سے ہر روز 55-12 بجے دوپہر چل کر 10-3 بجے سہ پہر قادیان اور یہاں سے 05-3 بجے سہ پہر روانہ ہو کر 30-6 بجے شام واپس امرتسر پہنچتی ہے۔ پاوڑا میل۔ فرنٹیر میل۔ جنتا ایکسپریس (جسے اب چھتیس گڑھ ایکسپریس کہا جاتا ہے) اور شان پنجاب سپر فاسٹ ایکسپریس سے امرتسر پہنچنے والے احباب قادیان پہنچنے کے لئے اس ٹرین سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دُعا

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ بھیر پاڈیر ایک عرصہ سے اختلاج قلب سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ بشارت احمد حیدر قادیان

پروگرام دورہ نمائندگان بدر

برائے جماعت ہائے احمدیہ بھارت

نگران بورڈ بدر کی منظوری سے اخبار کی توسیع اشاعت، وصولی بقایا جات اور احباب کا مخلصانہ مالی تعاون حاصل کرنے کے لئے مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد، مکرم مولوی اے ایوب صاحب، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء بحیثیت نمائندگان بدر درج ذیل پروگرام کے مطابق جماعتہائے احمدیہ بھارت کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ بہت سے خریداران، مشتہرین اور معاونین خاص کی طرف سے اُن کے واجبات کی بروقت وصولی نہ ہوسکنے کے باعث بدر کو اس وقت شدید قسم کے مالی بحران کا سامنا ہے۔ اس لئے پروگرام دورہ میں شامل جماعتوں کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں بقایا داران کی تفصیل علیحدہ بھی بھجوائی جارہی ہے۔ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے بقایا جات کی صد فی صد وصولی اور زیادہ سے زیادہ مالی اعانت کے حصول کے سلسلہ میں نمائندگان بدر سے مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔

مینیجر بدر قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
کھڑک پور	۱ ۱۱/۸۶	۱	۲ ۱۱/۸۶	پینکال	۱۰ ۱۱/۸۶	۱	۱۱ ۱۱/۸۶
بالاسور	۲	۱	۳	سونگڑہ	۱۱	۳	۱۴
[illegible]	۳	۲	۵	کینڈراپاڑہ	۱۴	۱	۱۵
بھدرک	۵	۲	۷	کیرنگ-خوردہ	۱۵	۳	۱۸
کٹک-یارام پلی	۷	۲	۹	بھوبنیشور	۱۸	۲	۲۰
کرڈاپلی	۹	۱	۱۰	وارنگل	۲۲ ۱۱/۸۶	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
یادگیر	۵ ۱۱/۸۶	۲	۷ ۱۱/۸۶	محبوب نگر	۱۳ ۱۱/۸۶	۱	۱۴ ۱۱/۸۶
تیماپور	۷	۱	۸	جڑچیرلہ	۱۴	۱	۱۵
دیودرگ	۸	۱	۹	شادنگر	۱۵	۱	۱۶
گلبرگہ	۹	۱	۱۰	حیدرآباد	۱۶	۶	۲۲
چنتہ کنٹہ	۱۰	۲	۱۲	سکندرآباد	۲۲	۱	۲۳
ونڈواڑ	۱۲	۱	۱۳	یادگیر	۲۴ ۱۱/۸۶	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی اے ایوب صاحب برائے کیرالہ-کرناٹک-تامل ناڈو

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
میلاپالیم	۱ ۱۱/۸۶	۱	۲ ۱۱/۸۶	پینگاڈی	۱۷ ۱۱/۸۶	۳	۲۰ ۱۱/۸۶
کروناگاپلی	۲	۲	۴	نوزال بینیشور کمبلا	۲۰	۲	۲۲
ارناکولم	۴	۱	۵	مرکرہ-آدی ناڈ	۲۲	۲	۲۴
[illegible]	۵	۲	۷	شیموگہ	۲۴	۲	۲۶
منارگھاٹ-پالگھاٹ	۷	۲	۹	ساگر	۲۶	۱	۲۷
کالیکٹ	۹	۳	۱۲	سوراب	۲۷	۱	۲۸
کوڈیاتھور	۱۲	۱	۱۳	بنگلور	۲۸	۴	۲ ۱۲/۸۶
کنانور-[illegible]	۱۳	۲	۱۵	مدراس	۲ ۱۲/۸۶	۳	۶
کوڈلی-مشانور	۱۵	۲	۱۷	میلاپالیم	۷	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم برائے یوپی-بہار-بنگال

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
امروہہ	۲ ۱۱/۸۶	۱	۳ ۱۱/۸۶	خانپور ملکی	۱۶ ۱۱/۸۶	۲	۱۸ ۱۱/۸۶
بریلی	۳	۱	۴	مونگھیر	۱۸	۱	۱۹
شاہجہانپور-کٹیا	۴	۲	۶	کلکتہ براستہ بھاگلپور			
کانپور	۶	۲	۸		۲۰	۶	۲۶
[illegible]	۸	۲	۱۰	راورکیلا	۲۷	۲	۲۹
بنارس	۱۰	۱	۱۱	مرسلی بنی مائنز	۲۹	۳	۲ ۱۲/۸۶
پٹنہ	۱۱	۲	۱۳	جمشیدپور	۳ ۱۲/۸۶	۲	۵
بھاگلپور	۱۴	۱	۱۵	دہلی	۶	۳	۹
برہ پورہ	۱۵	۱	۱۶	قادیان	۱۰ ۱۲/۸۶	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء نمائندہ بدر و تحریک جدید

برائے صوبہ جموں کشمیر اور پونچھ

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
بھدرواہ	۲۵ ۱۰/۸۶	۲	۲۷ ۱۰/۸۶	مانلو-مینہ وار	۱۶ ۱۱/۸۶	۱	۱۷ ۱۱/۸۶
سری نگر	۲۷	۳	۳۰	ارنہ گام، ترکیپورہ	۱۷	۲	۹
اسلام آباد، بیج بہاڑا	۳۰	۱	۳۱	ہاری پاری گام	۱۹	۱	۲۰
اندورہ	۳۱	۱	۱ ۱۱/۸۶	سری نگر	۲۰	۱	۲۱
ناصرآباد	۱ ۱۱/۸۶	۲	۳	پونچھ براستہ جموں	۲۲	۱	۲۳
شورت	۳	۲	۵	درہ دلیاں	۲۳	۱	۲۴
باڑی پورہ، کاٹھی پورہ بالو	۵	۲	۷	شیندرہ	۲۴	۱	۲۵
چک ایمر جیچھ	۷	۱	۸	پٹھانہ تیر، سلوہ، گورسائی	۲۵	۲	۲۷
نورنہ مئی	۸	۱	۹	لوہارکہ-کالابن	۲۷	۱	۲۸
آسنور-کوٹ پورا	۹	۳	۱۲	چارکوٹ	۲۸	۱	۲۹
ریشی نگر-مندوجن	۱۳	۲	۱۵	بڈھانوں	۲۹	۱	۳۰
کاکرن-سیدون-ناصنور	۱۵	۱	۱۶	جموں	۳۰	۱	۱ ۱۲/۸۶

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ہش/۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ہش/۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو"

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے خط و کتابت کے بارے میں

ضروری اعلان

ہندوستان کے بعض دوست ایسی زبانوں میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں خطوط تحریر کرتے ہیں کہ جن کے ترجمے لندن میں کرانے میں دقت ہوتی ہے۔

احباب ایسے خطوط نظارت علیا قادیان کی معرفت بھجوایا کریں تا ترجمہ ساتھ بھجوایا جائے۔ ورنہ وہاں سے خطوط ترجمہ کے لئے قادیان آتے ہیں اور اگر کوئی بات قابلِ مشورہ ہو تو جواب میں خاصی تاخیر ہو جاتی ہے۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین
ناظر اعلیٰ

مرکز کو ضرورت ہے

(۱):۔ آڈٹ کے سرکاری محکمہ یا بڑی کمپنیوں سے ریٹائر شدہ یا بہترین اکاؤنٹنٹ ریٹائر شدہ کی ان کے اپنے صوبہ میں یا قریب کے کسی صوبہ میں خدمات کی ضرورت ہے۔

(۲):۔ ایسے ٹرینڈ ٹیچرز جو مرکز میں کام کرنا چاہتے ہوں۔

(۳):۔ جو صاحب اچھے کاتب ہوں۔

(۴):۔ جو صاحب آٹو میٹک پرنٹنگ مشین کے بطور مشین مین تجربہ کار ہوں۔

(۵):۔ ایسے نوجوان گریجویٹ، انڈر گریجویٹ، میٹرک یا انڈر میٹرک جنہیں ٹریننگ دے کر تبلیغی کام پر لگایا جا سکے۔

ہر ایسے دوست اپنے مصدقہ سرٹیفکیٹ اپنی جماعت کے صدر یا امیر جماعت کی معرفت نظارت علیا کو بھجوائیں

ناظر اعلیٰ قادیان

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ہے جس سے اس کی اہمیت واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ کے لئے جن چندہ جات کو لازمی قرار دیا ہے۔ اُن کے علاوہ جن صاحبِ حیثیت افراد پر زکوٰۃ واجب ہے اُن پر اس کی ادائیگی فرض اور لازمی ہے۔

بعض احباب جن پر اپنی حیثیت کے مطابق زکوٰۃ واجب ہے وہ اپنے ذمہ دیگر لازمی چندہ جات ادا کر کے اپنے آپ اس بنیادی فریضہ سے بری قرار دے لیتے ہیں جو درست نہیں۔ جہاں پر دوسرے لازمی چندہ جات کی ادائیگی ہر احمدی کے لئے فرض ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متواتر تین ماہ تک ان چندہ جات کو ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے جن صاحب حیثیت افراد پر زکوٰۃ واجب ہے اُس کی عدم ادائیگی سے اسی اُصول کے ماتحت وہ بھی اپنے آپ کو عملاً جماعت سے خارج کر لیتے ہیں کیونکہ احمدیت حقیقی اسلام کا نام ہے اور کسی بنیادی رکن اسلام کو چھوڑ کر کوئی فرد جماعت سے حقیقی معنوں میں وابستہ نہیں رہتا۔

لہٰذا جملہ صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ اُن کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے جلد از جلد ادا کر کے اس اہم فریضہ کی سرانجام دہی سے سبکدوش ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ جملہ احباب جماعت کو اپنے مالی فرائض کو سمجھ کر وقت پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

مالی قربانیاں کرنے والوں کیلئے الٰہی بشارت

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مالی قربانیاں کرنے والوں کا بہت اونچا مقام بیان فرمایا ہے۔ مثلاً سورۃ البقرہ پارہ سوم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:۔

۱۔ وہ لوگ جو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں۔ نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں۔ ان کے رب کے پاس اُن کے اعمال کا بدلہ محفوظ ہے۔ نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۲۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اُن کی حالت اُس دانے کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیاں اُگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

۳۔ جو مال بھی تم خدا کی راہ میں خرچ کرو اور حقیقت یہ ہے کہ تم ایسا خرچ صرف اللہ کی توجہ چاہنے کے لئے کیا کرتے ہو۔ سو اُن کا نفع بھی تمہاری اپنی جانوں کو ہی ہوگا اور جو مال بھی تم خرچ کرو۔ وہ تمہیں پورا پورا (واپس) دیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ بالا الٰہی احکامات کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

”اصل رازق خدا ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرے۔“ (بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۸ء)

پس جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے الٰہی بشارات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی روشنی میں خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ) کی باشرح اور باقاعدہ بر وقت ادائیگی کر کے خدا تعالےٰ کے فضلوں اور برکات سے حصہ پائیں۔ واضح رہے کہ ایک احمدی کے لئے لازمی چندہ جات کی شرح سے کم ادائیگی یا عدم ادائیگی خدا تعالےٰ کے حضور قابل گرفت ہے اور کوئی دوسری قربانی اُس کا بدل نہیں ہو سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ قبل از افتتاح مسجد ”بشارت“ اسپین کے موقعہ پر فرمایا:۔

”جہاں تک چندہ عام کا تعلق ہے۔ خلیفۂ وقت اُسے معاف کر سکتا ہے جو احمدی شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتا۔ میں کھلے طور پر وعدہ کرتا ہوں کہ وہ درخواست دے جس میں اپنے حالات بیان کرے میں شرح میں کمی کی اجازت دے دوں گا لیکن اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ خدا نے تو تمہیں ایک کروڑ دیا ہو۔ اور تم چندہ دو ایک لاکھ پر اور کہو کہ اُس نے ایک لاکھ ہی دیا ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ نعوذ باللہ خدا بھول گیا ہے کہ اُس نے تمہیں ایک کروڑ دیا تھا تمہیں چاہیئے کہ تم اپنی آمد صحیح بتاؤ۔“

موصی احباب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں حصہ آمد کی معافی یا اس کی شرح جو کم از کم ۱/۱۰ ہے اس میں کسی قسم کی کمی کا کسی کو اختیار نہیں۔ اس لئے ہر صورت میں اپنی اصل آمد کا ۱/۱۰ حصہ یا اس سے زیادہ جو انہوں نے مقرر کیا ہے اُن کے لئے ادا کرنا لازمی ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ جملہ احباب جماعت کو لازمی چندہ جات کی فرضیت اور اہمیت کو سمجھ کر اُس کی کماحقہٗ صحیح اور اصل آمد پر پوری شرح سے ادائیگی کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے رپورٹ انتخاب زعیم مجلس انصار اللہ موصول ہونے پر منظوری ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء تک کے لئے دی جاتی ہے۔

مکرم عبدالمجید صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مدراس
" وی احمد کٹی صاحب " " کروناگاپلی
" ایم جمال الدین صاحب " " مرکرہ
" محمد شمس الدین صاحب زعیم اعلیٰ حیدرآباد
" ایم اے محمد صاحب زعیم انصار اللہ پانگھاٹ
" کے کے عبداللہ صاحب " " کاکی ناڈا وانکوم
" مفتاح الاسلام صاحب " " میلاپالیم
" کے عبدہ صاحب " " موراپاکنی
" کے سی محمود صاحب " " کنانور
" محی الدین لتو صاحب " " کوٹار
" اے ایس حمید صاحب " " کاواتیبری
" خلیل احمد صاحب " " موسی بنی مائنز
" سی کے دبیران کٹی صاحب " " کیرولائی

مکرم شیخ علی احمد صاحب زعیم اعلیٰ کیرنگ
" عبدالغفار صاحب زعیم طاہر گروپ "
" بقاء الرحمن صاحب " محمود " "
" عبدالصمد صاحب " ناصر " "
" این محمد حنیف صاحب زعیم انصار اللہ کالیکٹ
" سی مبارک احمد صاحب " " کوڈالی
" سی عبدہ صاحب " " الانلور
" این کنہی احمد صاحب " " پلینگاڈی
" منور احمد صاحب " " سورو
(ان کو ۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ء تک نامزد کیا جاتا ہے)
مکرم عبدالعلیم صاحب زعیم انصار اللہ شیموگہ
(ان کو ۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ء تک نامزد کیا جاتا ہے۔)

جملہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت اور مبلغین کرام سے توقع کی جاتی ہے کہ اپنے ہاں جلد مجلس انصار اللہ کے قیام اور اس سلسلہ میں زعیم مجلس انصار اللہ کے انتخاب کی کارروائی اپنی زیر نگرانی کروا کے رپورٹ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

نیز اکثر مجالس کی طرف سے تجدید فارم بعد تکمیل موصول نہیں ہو سکے۔ امید ہے کہ صدر صاحبان اور مبلغین کرام اس طرف بطور خاص توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ نمائندگان تحریک جدید

اکناف عالم میں عالمگیر فتح اسلام کے لئے عظیم الشان جہاد کبیر تحریک جدید کے ذریعہ زور و شور سے جاری ہے جس کے لئے موجودہ حالات میں تحریک جدید کے چندہ میں نمایاں اور معیاری اضافہ لازمی ہے۔ انہیں اغراض کے پیش نظر نمائندگان تحریک جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق جملہ جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں صدر صاحبان، عہدیداران جماعت و سیکرٹریان مال بھرپور تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

وکیل المال تحریک جدید

پروگرام دورہ برائے صوبہ اڑیسہ، بنگال، آندھرا، کرناٹک، کیرالہ، تامل ناڈو

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰/۱۰/۸۶	چاداکاڈ	۱۱/۱۱/۸۶	۱	۱۲/۱۱/۸۶
کلکتہ	۲۲/۱۰/۸۶	۲	۲۴	پلی پورم	۱۲	۱	۱۳
سورو	۲۴	۱	۲۵	پانگھاٹ	۱۳	۱	۱۴
بھدرک	۲۵	۱	۲۶	منار گھاٹ	۱۴	۱	۱۵
کٹک	۲۶	۱	۲۷	وانیمبلم	۱۵	۱	۱۶
بھوبنیشور-جانلہ	۲۷	۱	۲۸	کالیکٹ، کوڈیاتھور	۱۶	۳	۱۹
سونگھڑہ	۲۸	۱	۲۹				
کٹک	۲۹	۱	۳۰	کیناپور-کڈلائی	۱۹	۱	۲۰
کیرنگ	۳۰	۲	۱/۱۱	کوڈلی، منانور	۲۰	۱	۲۱
نیاگڑھ	۱/۱۱	۱	۲/۱۱	پلینگاڈی	۲۱	۲	۲۳
کلکتہ براستہ بھوبنیشور	۲	۳	۵	موگرال-مرکرہ	۲۳	۲	۲۵
				بنگلور	۲۵	۱	۲۶
مدراس	۵	۳	۸	حیدرآباد، چنتہ کنٹہ	۲۶	۳	۲۹
میلاپالیم	۸	۱	۹				
کولون، کروناگاپلی	۹	۲	۱۱	قادیان	۱/۱۲/۸۶	-	-

پروگرام دورہ برائے صوبہ اڑیسہ، بہار

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰/۱۰/۸۶	مہوبھنڈار	۱۸/۱۱/۸۶	۱	۱۹/۱۱/۸۶
کٹک	۲۱/۱۰/۸۶	۱	۲۲	جمشید پور	۱۹	۲	۲۱
چودوار	۲۳	۱	۲۴	رانچی	۲۱	۱	۲۲
کرڈاپلی	۲۴	۳	۲۷	گریڈی	۲۲	۱	۲۳
پنکال	۲۷	۲	۲۹	دیوگھر	۲۳	۱	۲۴
کٹک	۲۹	۲	۳۱	بھاگلپور	۲۴	۳	۲۷
سونگھڑہ	۳۱	۲	۲/۱۱	برہ پورہ	۲۷	۱	۲۸
کیندراپاڑہ	۲/۱۱	۱	۳	پاکوڑ	۲۸	۱	۲۹
پارادیپ	۳	۱	۴	بھاگلپور	۲۹	۳	۲/۱۲
سرلونیاگاؤں	۴	۱	۵	خانپور ملکی بہار	۲/۱۲	۲	۴/۱۲
کٹک	۵	۱	۶	بلاری	۴	۱	۵
پدنیپدا نیالی	۶	۱	۷	مونگھیر	۵	۱	۶
خوردہ	۷	۱	۸	پٹنہ	۶	۲	۸
کیرنگ	۸	۳	۱۱	مظفرپور	۸	۱	۹
نرگاؤں	۱۱	۱	۱۲	موتی ہاری	۹	۱	۱۰
مرانیکا گوڈا	۱۲	۱	۱۳	گیا	۱۰	۱	۱۱
کٹک	۱۳	۱	۱۴	اروول	۱۱	۱	۱۲
موسی بنی مائنز	۱۴	۴	۱۸	آرہ، بنارس، قادیان	۱۲	۱	۱۳

قسط نمبر (۲)

منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

درج ذیل قائدین کرام کی اکتوبر ۱۹۸۷ء تک کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ احباب جماعت بالخصوص خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے قائد صاحب سے بھرپور تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام قائدین کرام کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مکرم سید فضل نعیم صاحب سونگھڑہ اڑیسہ
" نورالدین خانصاحب کرڈپلا "
" شبیر حسین صاحب درہ دلیاں پونچھ
" اشرف احمد صاحب شیندرہ "
" مسعود احمد صاحب رانچی بہار
" سید جمیل احمد صاحب جمشید پور "

مکرم عبدالرحمن صاحب ماندوجن کشمیر
" منظور احمد صاحب وڈمان آندھرا
" ایم کے عبدالکریم صاحب منارگھاٹ کیرالہ
" شمس الدین صاحب ہبلی کرناٹک
(جنوری ۱۹۸۷ء تک)
مکرم قریشی طارق محمود صاحب علی گڑھ (یوپی)

اعلان نکاح

مورخہ ۹/۱۲/۸۶ کو خاکسار نے اودھ نگام میں مکرم بشارت احمد صاحب وانی ابن مکرم محمد شفیع صاحب وانی کا نکاح مکرمہ عارفہ جبین بنت مکرم بشیر الدین صاحب وانی صدر جماعت احمدیہ اودھ نگام کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی خوشی میں مکرم محمد شفیع صاحب نے مبلغ ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد عبداللہ فرخ مبلغ سلسلہ ترکپورہ (کشمیر)

بر موقعہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۸۶ء

ضروری اعلان بسلسلۂ واپسی ریزرویشن

امسال جلسہ سالانہ قادیان (۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ء) میں شامل ہونے والے احباب کی واپسی میں سہولت کے لئے امرتسر سٹیشن سے ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا اس سہولت سے فائدہ اُٹھانے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمائیں:-

(۱) - تاریخ واپسی ریزرویشن۔ (۲) سٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کرانی مقصود ہے۔

(۳) درجہ کلاس - فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس۔ (۴) ٹرین کا نام اور نمبر۔

(۵) سفر کرنے والوں کی جنس اور عمر (۶) پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی بھی وضاحت کی جائے۔

ضروری نوٹ:- ریلوے قوانین کے مطابق بڑے بڑے شہروں سے واپسی از امرتسر کی ریزرویشن وہاں سے ہی ہو سکتی ہے۔ البتہ امرتسر پہنچ کر اس ریزرویشن کو کنفرم کرالینا ضروری ہے۔ اور ٹکٹ پر ٹرین نمبر اور سیٹ نمبر نوٹ کروا کر مزید تسلی کر لی جائے۔ اور اگر وہاں سے ایسی سہولت نہ مل سکتی ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف ارسال فرما دیں۔

(ب) - چونکہ ریزرویشن کافی دن پہلے کرانی ہوتی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوا دی جائے تاکہ دفتر جلسہ سالانہ کو بروقت کارروائی کرنے میں سہولت رہے۔

(ج) دیگر معلومات و ہدایات:-

(۱) - امرتسر سے قادیان صرف ایک ٹرین آرہی ہے۔ جو امرتسر سٹیشن سے 50-12 بجے کے قریب چلتی ہے۔ اور 30-3 بجے کے قریب قادیان پہنچ جاتی ہے۔ اور 25-3 پر واپس روانہ ہو جاتی ہے۔ جو احباب اس ٹرین کو نہ لے سکیں گے ان کو امرتسر سے قادیان بذریعہ بس سفر کرنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں مدد اور تعاون کے لئے امرتسر سٹیشن پر خدام موجود ہوں گے۔ اُن سے رابطہ قائم کیا جائے —— (۲) پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے دیگر صوبہ جات کے احمدی بھائی بلا خوف و خطر اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے سفر کر سکتے ہیں۔ البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے —— (۳) ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہوتی ہے لہٰذا احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق گرم پارچہ جات اور بستر اپنے ہمراہ لادیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں تاکیدی ارشاد ہے جس کی تعمیل کی جانی بہت ضروری ہے —— (۴) ریزرویشن کے لئے خط بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرما کر واپسی کرایہ کی رقم بھی بذریعہ M.O. یا بنک ڈرافٹ ارسال فرما دیں۔ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

(۵) -- مہربانی فرما کر احباب جماعت ان ہدایات کی پابندی فرما دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شرکت کرنے کی کوشش فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور اس بابرکت اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA-700073.

الخیر کلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA-700039.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۴- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۱۰۱۵

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE 76360
74350

آٹو ونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیوتی ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر 294

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SARA Traders,

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS

SHOE MARKET, NAYAPOOL, HYDERABAD

PHONE No. 522860 PIN. 500002.

اِرشادِ نبوی

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

آدمی اُس کے ساتھ ہوتا ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔

(محتاجِ دُعا)

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:-

Royal AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE - 670001, PHONE :- 4498.

HEAD Office:- P.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE:- 12.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۲۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر:- ۴۲۹۱۶

"بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ!"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ایئر شیٹ، ہوائی چپل، نیئر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!